

ابن صطفی

## مسالہ وحد

اپ کے محتوب اور مدرسین مصنفوں  
ابن صطفی کے مذکور علامت حسین  
وہ تحسیں جو کبھی سنبھلیں سکتیں  
ابن صطفی کی جا شو، میں دیکھ لیں گے



کیپٹن حمید نے نائی گلوریت  
ا توک آواز نای دے بی راست کاٹ جائے یا فون کی گھٹتی بج آٹھ توں  
کام مطلب ہے خورست .. یعنی پھر کہیں جائے کا ارادہ ہرگز پیدا نہیں  
کرنے کے بد آئینے پر اور اسی نظر  
کو سکتا۔

ا اور دروانے کی طرف بڑھا۔ اقا کی شیخ مقی اور فریبی بھی گھر پر موجود  
نیں تھا لہذا اس کی واپسی سے قبل ہی کمیک چاند مناسب تھا یہ کدم  
کرے میں تھا لورڈ ہر اور دروانے سے باہر کر فون کی گھٹتی بجی ہجیدھ بلاہٹ  
ہیں سپرائی کرفون کی طرف دوڑا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ الگ کہیں جاتے وقت

"ہیلو؟ دیسیورٹھ کار باؤ تھیں میں دھاڑا۔"  
"میں بیش ہوں ہمیڈ بھائی ...!" دوسری طرف سے آوار آئی  
ہ تم دنکا کے راون ہوئے خدا ہمیں غارت کرے"

وہ سب کو دیکھ کر تھا لیکن خوبصورت لڑکوں کی لاشیں اُس نے تھیں  
ویکی جانی تھیں اور وہ اُسی تھیکنامی میں بارہ پیشوالی تھی اُس کی عزیزی  
سے زیادہ چوپیں سال رہی ہیں۔ ایک نازک سی بورڈین رُلک جس کے  
خود خالی صوت کے بعد سی دل آئی تھے اُس کی دل آنی تھی سے خون  
بہہ بہہ کر لڑکی پر بھیں گیا تھا اور انھیں کھلی ہوئی تھیں، ایسا معلوم آدمی  
تھا جسے وہ بھیک خوب دیکھ کر جا پڑی ہوا وہ عامل احتلال نے  
پہلیں جھپکانے سے باز رکھا ہے۔

دایتھے ہاتھ کے قریب ایک یلو اور پارہ ایک اس کے ملاؤ کرنی  
اور کم کم بدلتی ہیں تھیں ملکی چیزوں تھے سے اُنہیں جوں پر جو  
ہوئی تھیں یہ کو غایب خواب کا گھنیٹھ اسماں ہوتا تھا جیسا بیان کے  
ساز و سامان سے تکمیل ہوتا تھا۔  
عکسِ سرخ رہاں کے فروغ اور پوشیدہ نشانات کے پکڑتھے  
اوکر کنلز فریڈی میڈب شیٹی سمت ایک بندھ گھکا تھا جیسی کہ اس تھے  
پر وہ چونک کردا اور پھر پیسہ پڑھ گیا۔  
سید اش کے تھے ایک جبک کوگی کا زخم دیکھا اور پھر کہا اور  
کچارہ طرف دیکھنا کہا۔

”قل! اُس نے فرمدی کہ قریب پنج کا ہے سے پچا۔

”فی الحال خوکی ہی کھوڑ

”یعنی تھیں جیسے ہو سکتا ہے تو

”شایدی فرمودی کی تھکوں سے تھی مان فاہر ہوئی تھی۔

وہ میدھاکھڑا ہو کر فوڑ گالوں کی مون دھکھتا ہے پھر علا ۱۳ اس میز  
پر سی پاؤ گرد روکا۔

ایک آئی نئے گے پڑھ کر کمرے کے خلک کی ایک جھوٹی سی  
شین کاٹنے والیں کے ایک سرخ ٹھیکنے پر جو سکا کھانا تھا کہ کھانے کی  
کھلی پر شتر ہونے لگا فریڈی فندس سے جو کھانے کو ملن ہو کر کو خفیہ کی  
جیش ہی فوڑ گز فرمی کی طرف توجہ ہو گیا۔

فریڈی نے جمکھا پتھ ساتھ اس کا انشا کیا اور پھر وہ دھنوں  
لیکھائی کر کر جاتا۔

”یر...! فرمدی چاروں طرف دیکھ ہو جا بلایا پر دیکھ جو کام کا  
ہے کیا تم نے پہچھا کیا یہ نام تھا؟“

”نہیں!“

”نہ سا ہو گا۔ ہر حال یہ اپنے ایجادات کے بخطکی پر تھوڑا  
بہت شہرت بھی رکھتا ہے میرنے طال اُس کی بکری تھی آج مج  
اس کی لاش تھی کی جیسی تھے دیوانات کی۔“  
فریڈی خاموش ہو کر کھو جوئے لگا پھر بولا اور دماغ رہے کہ اس

”خواہ مخواہ مجھ تاوزد کھاؤ۔ میں نے کرن ماسٹب کے حکم کے طبق  
آپ کو فون کیلے۔“  
”مگر کیکیوں ہے؟“

”ہملا سینٹ جوزف کا ذمیں یہیں ایک کیس ہو گیا ہے۔“  
”ایک اتوار کو کیس کیوں ہوا کرتے ہیں؟ کیا کوئی مجھے بتائے گا جیسے  
دانت پیس کر بول۔“

”پتہ نوٹ کردا اور کرن عاصب کے حکم کے مطابق فردا یہاں پہنچ  
جاوے نمبر ۳۲۱ سینٹ جوزف کاونی۔“

”دوسری طرف سے سندھ نصیر کر دیا جائیں۔“ ایک بھکر کے  
ساتھ ہی سیوکر کو کیلہ ہیں دلکھ سوئے اپنے تھوڑو چاروں سویاتیں سنائی  
اور... اور پھر اس کے علاوہ چارہ کی کیا تھا کہ ایک بھکر یا  
کاونی کی طرف روانہ ہو چکا۔ دریے اس کا کہا دیا تو پاہر پانچ سوکیلیں سے  
یہدا خاموش کاونی کی طرف دوڑتا جا جائے تک اس نے تپ پہنچ جا پ  
موڑ سائیکلیں خالی اور سینٹ جوزف کاونی کی طرف دوڑنا ہو گی۔

”اقوائی یا کیسوں سے اُسے بڑی فرثت تھی وہ دل ہی دل میں  
جھٹت ہوا راستے کی تاریخ اسی بھکلی سی رات کو فریڈی کے ساتھ  
اس کے بعد فائیلوں میں دو بیجے کے کھپتا رہا تھا جیسی کانڈات کو  
دوبارہ ترتیب دیتے ہیں بہت وقت تھا جو اس کا خدا مکار کے مطابق  
بیس سونا نصیب ہے اور جو فرخ کی سجائے یہ صیحت گویا کس اتوار  
کے نتھاری میں تاک گائے تھیں ہی رکھ کر تھے۔

جیسے لفظ کس پر سات پار لفت پھیلیں گے مور سائیکل میں  
یہی رکیں پر فرثت بیجی سے تھوڑا تھا میکل ہی رک مکنی اور سیڑی  
ہو کر کاٹ کر دہ جوزف کا دل کا انتہا تھا۔  
اُن کاروں وہ بیچ ری گیا وہ مکان ہیں دیواریں نہیں دیواریں نہیں  
ہوئی جس کا فنرستے فون پر تباہ یا تھا یا ہر جا کا نہیں ہو جاتے۔ دو  
پوس کا رس کھوڑی تھا اور تیری فریڈی کی گھن تھی۔

کائنیں اُسے دیکھ کر ایک طرف ہٹتے گیا اور ایک کائیں  
کر رہا تھا میرتھ و اطلاعات کی طرف روانہ ہو گی۔ حمارت میں بڑی تھی  
اور ساز و سامان کے قبیلے اس کا میں کوئی ذی حیثیت اور مذموم  
ہوتا تھا۔

وہ کنی رام ارول سے گزتا ہوا اسی بھگ پہنچا جہاں دو تین سب  
اُن پکڑ میوڑ تھے ایک اور ہمکی بورڈین ہو رہیں ہوتے اور ایک فوجیان  
وکی بڑی تھی۔ وہ سب خوش تھے۔  
ایک سب انپر کوئی نیک کرے کے دروازے کی طرف نشانہ  
لیکھا دا مرد ایک لیکن کرے کے نظر آتا تاڑ کن کن فنا کو وہ ستائے میں آگی



کی بھی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں اور وہ اس کے ساتھیں  
رہتے جو اپنے اس سے جگد اکٹے آئی تھی " کس سے؟

" پوچھرے سے اس نے باہر کا دنوازہ کھلایا اور اسے دریافت  
گھٹی ہی آئی۔ اب ہر حال اس کے شوہر کا مکان ہے۔ دو فون کے تعلقات  
خواہ کیے گئے ہیں۔ اس نے اپنے شوہر کو تلاش کرنے پر عزمی  
کوں موجود ہی نہ ہو وہ مختلف کروں میں اپنے شوہر کو تلاش کرنے پر عزمی  
تھی۔ اچاہک اس کے سے اس نے ولکی کی لاش و کجھی اس کے بعد  
بھی اس نے پوچھری تھی " تو کوئی جو ہو گئی تو کوئی کوئی دل میں کا  
" تو کوئی جو ہو گئی تو کوئی کوئی دل میں کا

" نہیں۔ موقاں وقت میں معمولی اس قسم کا سماں عکس کیا جیسے ہے  
" اب کی قیام اور کیمی ہے " " ہم ہوں ڈی فون میں مقامیں لاگو رہتے جو ہو دیا۔  
" مستق طور پر " " جی نہیں، تم کچھ رات نصیر اسے آئے ہیں متنقیاں ہیں ہے  
" اور... اچاہک اس کے سے اس نے ولکی کی صاحب کہا ہیں ہے  
" میں کیا تباہیں ہیں۔ اپنے تباہیں کی کوئی صاحب کہا ہیں ہے  
" میں کیا تباہیں ہیں۔ ایسا تباہیں کوئی کوئی دل میں کا

" نہیں۔ موقاں وقت میں معمولی اس قسم کا سماں عکس کیا جیسے ہے  
" یہاں رہتے ہیں رات کے لیے ان کی بھی جو حق ہے اور وہ مولنے گھوول کے بعد  
جاتے ہیں پوچھریں کیوں سے فون پر اس حادثے کی ملاحظ پوچھی  
کوئی اور پھر اس وقت سے وہیں ہے لے

" وہ حوت تینیں جو جابری تھیں " " ہاں... وہیں ہے  
" آپ کو پوچھنا چاہیے تھا میرا خال ہے کہ آپ کا یہ فعل غیر قانونی  
ہے جو ہوتا ہے  
" جی ہاں قطعی ذرا بہت سیں ایسے حالات میں انتباہ بھی ضروری  
ہے۔ میں زیادہ فکر کر کے پوچھیں کہ کوئی بات کا موقع نہیں دینا چاہتی  
کہ وہ پھر شکر کرنے کے  
" اپنے کوئی " فرمی نے سیرت ظاہری  
" مذہبیاتی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" پھر شاید میں دنیاں نہیں ہوں۔ فرمی کے ہنگوں پر خیف  
کی کلبت نظری۔

" نہیں " " وہاں... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہ تو لیٹھن ہے اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

" دل... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" نہیں " " وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہاں وقت کہاں ہے؟ اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

" دل... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" نہیں " " وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہاں وقت کہاں ہے؟ اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

" دل... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" نہیں " " وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہاں وقت کہاں ہے؟ اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

" دل... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" نہیں " " وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہاں وقت کہاں ہے؟ اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

" دل... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" نہیں " " وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہاں وقت کہاں ہے؟ اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

" دل... خالیاں...  
" کیا اپنے خاندان طور پر ہے جانتے ہیں " " نہیں۔  
" نہیں " " وہاں وقت کہاں ہے؟

" ابی ہمیشہ بھی نہیں معلوم ہو سکا ہے  
" وہاں وقت کہاں ہے؟ اور اس کے ماقبل یہ دشمن اول ہی تھی  
" ہاں... وہیں ہے  
" اپنے بھائی کے کہاں ناقابل کے ابابا کیمیں ہے  
" ادا تو یہ بھی کوئی بذریعاً تھی؟

کہا اور جید کھل طرف متوجہ ہو گیا لیکن ہوت دعا منصہ کے قبیل میں نہیں  
بُنچی تی کر کہ اُسے دوک کر لے لاؤ اپنے پوں اس کا طلاق دیے بغیر اس شہر  
سے بے اہر نہیں جائیں گے۔

" کب تک پورت چلا کر میری  
" جب کے پوں اس کی مزورت بھاگ رکھی  
" میں بیان زیادہ دلوں تک نہیں تھرستی " " مجبوری بے خبر مارا فریبی کے کہا اور جید سے بولا اسکی ایک  
نکوک بادا " "

عورت فرش پر پھر بُنچی بُنچی پلی اٹی۔  
" اس کی بڑی کوکوں نہ اڑاں " " ہمیڈے تجوہیں شکل کیں۔

" جوش کہر نہ رہاں کوکوں کوکوں  
جید چھپ چاپ پار بیان ایسا... اور پھر اسکے ساتھ اسی  
ہوئی فریبی کے اس سے اس کا نام پوچھا۔ لازم تر کہ دست معلم کی  
اوپر وہ فریبی کے تعلق سڑ کر بیٹھا۔

" وہ تو وہاں سے بیان نہیں ہیں جاپ " " کہاں ہیں؟  
" بہن ہیں " " بہن ہیں جو اتنا تھا کہ اس کے ساتھ اسکے سے " "

" بہن گز نہیں میں نے پھر لکھ رات اس کی نکل بہن نہیں دیکھی اپنے  
ہوئی بڑی فراش سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ہمہ کچھ رات دین گزاری  
تھی۔ بالترتیب بہت سیرے بیان کے بیٹھے روانہ ہو گئی تھی خیال یہ تھا  
کہ پھر سے لفاظت ہو جائے " "

" یہ کوئی ان کے پاس کب سے تھی؟  
" شاید پھر سال سے تو  
" کیا آپ کسی ایسے بھی سے بھی واقع میں جو اس رکن کو کی بتا  
ہر قل کر سکتا ہو؟

" یوں تو خود... پر فیسر: اور... نہیں دیکھی میری ذہنی  
حالت اس وقت تیکتی نہیں ہے " "

" کوئی بات نہیں۔ آپ ہو کچھ کہنا چاہتی ہوں صاف  
کیے۔ اس سے صحیح فرم کر پہنچے میں مد متی سے فروپیں کہ پر فیسر  
اُسے قلہ کی کردیا ہو گیا۔ میں ہر زادی سے اس کی پر نظر اُنی  
پڑے گی " "

" بُنچی... ہوت نے کچھ کہنا چاہے مگر پھر خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگی  
ایسا معلوم کہ رہا تھا میں وہ ذہنی سُن شیں میں تباہ کر دیں جو اسی مکان  
آوار میں بولتے ہوئے ایک عورت سے بہت جلد اکتا چاہے خود میری  
زندگی میں جانے کتھی ہوتی ہوں سے اُس کے ہمراں سے اوپر ہو گئے تو  
تو وہ آنے لیکن اُنکا سکتا ہے کہ اپنی کسی و انشت کو قتل کر دے " "

" اس کا جواب تو ویہی سے سکتا ہے " " ہوت نے بیڑا کے ساتھ  
میں کیا تباہی نہیں " " اچھا کریں " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" تو کچھ کچھ نہیں کہا جائے " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" میں کیا تباہی نہیں " " اچھا کریں " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" اچھا کریں " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" تو کچھ کچھ نہیں کہا جائے " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" اچھا کریں " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" تو کچھ کچھ نہیں کہا جائے " "

" مطلب یہ کہ وہ کس پر سب سے زیادہ اعتماد کرتی تھی؟  
" اچھا کریں " "

پروفیسر جو کس ملازم پرسب سے نیاہ اتنا کرتے ہیں؟  
اڑا پر جنبد؟  
کیا وہ بیان موجود ہے؟  
مگی ہاں؟

اڑا کو جلا جو فرید کے ہمیں کہا اور تو کر سے بولا اور جا سکتے ہیں  
کچھ دیر بعد اسرا دل میں موجود تھا۔  
فرید نے سب سے پہلے پروفیسر جو کے تعقیل سوال کیا۔  
اڑا نہیں۔ انکو مغلی داپس کرہی ہو رہی۔  
اب بھی پہلے میں ہیں۔  
دہماں سے پروفیسر فراشب تھا۔

جسچی سرست پے کتم میں پروفیسر سے تعلق والے مخاطب پروفیسر بنیں تھا  
کہ جب کٹھارے سارے میں سما جاتا ہے کتم پروفیسر جو کئی معاملات  
میں بھی دشیں ہوں۔  
یہ درست بھاگ گرا نہ نہ ہجھے بھی اس کا ذکر نہیں۔

یا کوکہ کبل جا رہے ہیں؟

روانگی کے وقت تم موجود ہے؟

نہیں بنا باد وہ رات کو کی وقت لگتے۔ دوسرا دن

پھر مس صاحب سلمون ہوا تاکہ صاحب کہیں باہر گئے میں لکھن شاید

س صاحب کو کوئی نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں کے لیے روان ہوئے؟

پہلی رات تم وکت بیان سے گئے تھے؟

میں سب کے بعد گیا تھا وکت شاید... شاید دل بچ رہے

دل گے؟

اچھا تو دھارے سامنے ہی آگیا تھا؟

کون جناب؟ تو کرنے سرست سے پوچھا۔

سکریپر کا دوست؟

میں حضور مجھے علم نہیں ہے۔ مکن ہے صاحب کے دل کو

صاحب تھا تھیں؟

اچھی طرح یاد ہے جناب۔ میرا خال ہے کہ کوئی ان کا دوست نہیں

قاپچھوں ہی کسی کی ایسے آدمی سے واقف نہ ہوں گا جسے اُن کا دوست

کہ کوئی؟

کیا رہ بیان رات کو نہ رہتی تھی؟

مگی ہاں!

اب میں ہو کر پوچھنے جائے ہوں اُس کا جواب سوچ کر دینا۔

فرید نے اُس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ کیا وہ صرف کریمی

تھی؟ تو کرنے سے بھی کہنے کا بھروسہ نہیں۔

فریدی کو جواب دینے کے بعد میر فرم ہوا ملہنڈہ بکار گیا۔  
پندہ رہت بعد فون کی سمعت کی اور فریدی کے نام پر کال  
سے گھٹے ہوئے کافہ اور پہلے بھالیا۔ اُس نے بھی تیری سے  
پانچ نام اور سچے نوٹ کیے۔

ایک نوک تھے فرید کے بعد اس میں کامیاب ہوا کہ اعلان کیا۔ یہ ایک حد از تم  
اور دل اپناؤ اُس کی قدر ہوا اور اڑی موجھ سے بے نیا اور سارے  
کے چکل کی طرح شاخ قمار پھر جھک کر نیبھے بھی بھی  
بال قی جنسی بڑی انتباٹے کری پہنچا گیا۔  
غایباً اُم پہنچی کہیں مل پھیلیں! فرید نے اُس کی دفتار  
بر جاتے ہوئے کھل کر کھل۔

”یعنی... یعنی...“ اُس سے صاف ہوا کہ اپنے بارے میں دل میں موجود تھا۔

”وور قی کی لاش...“ میرے غریب۔ ”قین ہیں آنا... لاش کیا۔“

”پوادی گئی ہے“ فرید کے نوٹ جواب دیا۔

”قل!“ اُد فریدی کی، ”کھوں میں بھکھوں اُد فریدی!“

”بھیں“ فریدی کی اسی پہنچیا کہا۔ ”فریدی نے جواب دیا میں  
جی بھیں کہا جاتا کہوتا ہے اُس کے بارے میں تاریخیں اُس کی  
کپڑی کی لاش پائی گئی ہے۔“

”بھیں“ ”نور جیڑا“ نہیں پہنچا۔ ”کسکریکی لکھاں؟“

”اُپ فریدیہاں ضریب لایے“ فریدی کے اسی اڑی موجھ کے  
دیادہ پھر تھسیں بیٹھنے پڑے۔ ”لطف داں رہتا دن اُس کی لکھاں  
کا نہ کسی کیک پڑی ہے اور فرش پر فون پا۔ اس کی ایک روپیہ  
ہوا ملے۔“

”کاربے کس نے قتل کیا؟“ ”نور جیڑا ہریں آوازیں بولا دوہو  
بڑی بڑی کل کی رکن ماصحاب۔“ خوش اور سخنداہ اُسی نہیں تھی

کہ اس کے قتل کا ساری کسی کا انتقام مذکور رہا۔

”ہو سکتا ہے اُس نے خود کی کوئی فریدی بولا اور جگہ پریسی  
میں فی الحال اس بحث میں نہیں پہنچا۔“ تھیں مل پھر فریدی کے  
تعلیم پر ملے جو شہر پرورہ مولتھے ہوئے کہا جانے غبہ کے نام اور پتے

در کار بیٹھیں۔“

”اوہ!“ فریدی کی آنکھوں میں الجھن کے ایثار نظر اُنکے

چہرے سے بونچ لے رہا ہے کہ فریدی کو چھاؤں کم کی مدد!

”وہ کہاں ہے؟“ بھیجیں کام کا موجہ وہ پھر بیٹھے۔

”اوہ... پتھر... دیکھیے میرے خالی گیکا کہا ہے؟“ ”نور اسی  
دری پر بیٹھیجے خود سے خاطب ہو۔“

”پندہ منٹ ٹھوڑے صرف ہوں گے جناب“ دوسرا طرف سے  
آوارا۔

”کوئی بھت نہیں فریدی نے کہا اور یہ کہ میں رکھ دیا۔“

”میں بھی اُس کی اگلی بھٹکی تو نہیں تھی“ فریدی کے

بڑی لہر نہیں نظریں گا تھا۔

”کیوں؟“

”آتی خوبصورت لاکل کوئی حق نہیں رکتا۔“

”کیوں؟“ کہ کہنے والے گھر وہ اسکو نہیں دیکھ دیا۔

یتارا ہم جیسے بولا اگر بیان نہیں ہوں تو اُنکی لیں سکتے تو خیر ملنا  
کے بھر تھا کردا۔

میدکر سے نہیں آیا۔ ”میں ہوں مل کر کوئی نہیں“ جو فریدی کو  
سمان کے نام نہیں بھیج دیا۔ ”لطف داں“ کے بعد فرم کے قدر جاہل وہ اسے مجھے  
کی مدد مدد بھی کے بعد اس میں کامیاب ہوا کہ اعلان کیا۔ یہ ایک حد از تم  
اور دل اپناؤ اُس کی قدر ہوا اور اڑی موجھ سے بے نیا اور سارے  
کے چکل کی طرح شاخ قمار پھر جھک کر نیبھے بھی بھی  
بال قی جنسی بڑی انتباٹے کری پہنچا گیا۔

”میں پر دیکھی جائیں کام گاہ سے بول دل ٹھوڑا بیان اُس کی  
سکریپر کی لاش پائی گئی ہے۔“

”اوہ!“ کوئی ہاصل فرمایا۔ ”خوبی ہے۔“

”پوادی گئی ہے“ فریدی کے نوٹ جواب دیا۔

”قل!“ اُد فریدی کی، ”کھوں میں بھکھوں اُد فریدی!“

”بھیں“ ”نور جیڑا“ نہیں پہنچا۔ ”کسکریکی لکھاں؟“

”اُپ فریدیہاں ضریب لایے“ فریدی کے اسی اڑی موجھ کے  
دیادہ پھر تھسیں بیٹھنے پڑے۔ ”لطف داں رہتا دن اُس کی لکھاں  
کا نہ کسی کیک پڑی ہے اور فرش پر فون پا۔ اس کی ایک روپیہ  
ہوا ملے۔“

”کاربے کس نے قتل کیا؟“ ”نور جیڑا ہریں آوازیں بولا دوہو  
بڑی بڑی کل کی رکن ماصحاب۔“ خوش اور سخنداہ اُسی نہیں تھی

کہ اس کے قتل کا ساری کسی کا انتقام مذکور رہا۔

”ہو سکتا ہے اُس نے خود کی کوئی فریدی بولا اور جگہ پریسی  
میں فی الحال اس بحث میں نہیں پہنچا۔“ تھیں مل پھر فریدی کے  
تعلیم پر ملے جو شہر پرورہ مولتھے ہوئے کہا جانے غبہ کے نام اور پتے

در کار بیٹھیں۔“

”اوہ!“ فریدی کی آنکھوں میں الجھن کے ایثار نظر اُنکے

چہرے سے بونچ لے رہا ہے کہ فریدی کو چھاؤں کم کی مدد!

”وہ کہاں ہے؟“ بھیجیں کام کا موجہ وہ پھر بیٹھے۔

”اوہ... پتھر... دیکھیے میرے خالی گیکا کہا ہے؟“ ”نور اسی  
دری پر بیٹھیجے خود سے خاطب ہو۔“

”پندہ منٹ ٹھوڑے صرف ہوں گے جناب“ دوسرا طرف سے  
آوارا۔

”کوئی بھت نہیں فریدی نے کہا اور یہ کہ میں رکھ دیا۔“

”میں بھی اُس کی اگلی بھٹکی تو نہیں تھی“ فریدی کے

بڑی لہر نہیں نظریں گا تھا۔

”کیوں؟“

”آتی خوبصورت لاکل کوئی حق نہیں رکتا۔“

”کیوں؟“ کہ کہنے والے گھر وہ اسکو نہیں دیکھ دیا۔

”آتی خوبصورت لاکل کوئی حق نہیں رکتا۔“

دو جواں سال لے لے جائیں کی بات چیت  
”سماں ہے تم نے پہنچتے ملکی توڑدی ہے“  
کیا ہو اتنا؟“

”پچھنیں،“ اس کے سامنے میکے جذبات  
پہنچے ہیں نہیں ہے۔“

”کیا تم اُسے نوچ مل داپس کرہی ہو؟“  
”اوہ! نہیں۔ انکو ملی کے سامنے میکے جذبات  
دہماں سے پروفیسر فراشب تھا۔

لوالا! ہیچ طرح سوچ لو!“ گروہ حرف سوچتا ہی رہا زبان نہیں  
کھوئی۔

”لکن دیر تک سوچ گئے“ میکے جا تک کہا۔

”میں اس سوال کا بھی جواب دیں میری بھرپوری کے سامنے ہیں آتا حصہ“

”کیا وہ حرف سکریپر تھی؟“ فریدی نے پھر کہا۔

”اس کا جواب ماحب دی دے ملکی گے“

”پولیس تھیں جواب کے لیے جھوٹی کر کر کیا تھے؟“

”میں حضور مجھے علم نہیں ہے۔ مکن ہے صاحب کے دل کو

”لے کر پھر کریکا رہا تھا جناب!“

”نہیں تھے کہیں میں صاحب ہی کو غصہ میں دیکھا۔“

”پڑھنے کا دوست تھا جسے مجھے تھا جسے تو مجھے تھا“

”میں حضور مجھے علم نہیں ہے۔ مکن ہے صاحب کے دل کو

”علم ہو!“

”وکی... وکی... وکل کون ہے؟“

”تو نویں صد ای اے“

”پتھر!“

”کیا رہ بیان رات کو نہ رہتی تھی؟“

”جی ہاں!“

”ٹھوڑی کوئی پوچھنے جائے ہوں اُس کا جواب سوچ کر دینا۔“

”بھی پھر تو نہیں تھی توڑدی ہے کہا کہا سکتا ہے اُن کا دوست

یکن اُن سے بھی کوئی تھاں نہ معلوم ہو۔“ کوئی دچھنے سکارے کش

120

میں دو فون نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایک دوسرے سے دو درمیں گئے۔ اس کے علاوہ میں کہہ بھیں جاتا ہے کہ میرے خواہ کا چکار ہو گیا۔

"خوبیں آپ کو بھر جانیں کہتا ہے ایک بڑا کوڑا میرے خواہ کو بذریعہ تار مطلع کیجیے کہ بیان ان کی موجودگی خوبی ہے اسکے لئے!"

"میں مطلع کر دوں گا۔" اس کے ساتھی ذریکار مجید بھی اُنھیں باہر جاتے کے یہاں اُس کے ساتھ سے گرنا پڑا۔ اُنیں والدات ہوئی تھیں۔

"ایک منٹ بعد مژہمنان فریڈی کے سامنے کھڑے کیا تھا کہ اس کے ساتھ دوست ہوئے گہلان ایساں اُنکی خوبی کی بھی کوئی دھرم ہوئے۔

"میں اُنکی کامیابی کے ساتھ سے بھر جائیں گے اس کے ساتھ دوست کے سامنے کھڑے گئے۔ اس کے ساتھ سے اس کے سامنے کھڑے گئے۔" اس کے ساتھ دوست کے سامنے کھڑے گئے۔

میں اُنکی کامیابی کے ساتھ سے بھر جائیں گے۔

"خوبی! وہ ہستے ہے لیا ہاگل بُر بُجی تیکھے اس کا کیا حلم ہو سکتا ہے؟"

"میرا خجالت کے کامیاب اُنکی کو قریب سے جانتے تھے۔" اس کے ساتھ دوست کے سامنے کھڑے گئے۔

"آسی جو دیکھ کر میں تمی سماحت کا اعلان کیا تھا۔ اس کے ساتھ دوست کے سامنے کھڑے گئے۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"آپ اُن کے کامیابی سے میں طرف بیٹھ گئیں۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"میں صاحب... اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"آپ بُر بُجی رہنگیں کرتے ہیں۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"بی کوئی نہیں۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"میرا خجالت کے سامنے کھڑے گئے۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"ج... جی ہاں؟" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"پھر آپ؟" فریڈی کہتے کہتے گئے۔ اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"میرا خجالت کے سامنے کھڑے گئے۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

"میں بھروسہ ہوں گے۔" اس کے ساتھ دوست نہیں کھڑے گئے۔

ل۔ اس نے پھر میری ایجاد چوری کے اپنے نام پہنچ کر اس کا تاجیر ہے۔ میرا کو دو فون میں ایک طیل جگہ کے بعد عالمی ہو گئی۔ میں تو اس

مرسے پر فریڈی کا چھوڑا۔ ایک بارہوچھا ایک میں کے سامنے میں پہنچنے تھے۔ جو بات کہ ہے تھے۔ میں کا دادا چھوڑ مکمل ہو گیا تھا۔ ایک ایک بات

ہر فریڈی کو دیکھنے پڑا۔ اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔ اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

میں اُنکی کامیابی کے ساتھ سے بھر جائیں گے۔ اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

میں اُنکی کامیابی کے ساتھ سے بھر جائیں گے۔ اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"قافی کا دعاۓ الٰہ کو نہیں کی جب کہ... اس نے پھر فریڈی کے سامنے درج کر دیا۔ اس کے سامنے اس کا حضور جسے اُن کا دعاۓ الٰہ کیا تھا۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

میری کامیابی کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔ اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میرا خجالت کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔" اس کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

تو فریڈی کو دیر بکھرا۔ اُن کے خطوط روپ نگارے آتے تھے۔ اُن کے جواب میں روپ نگارے کے پوتے، اُن کے تو طے سے بھومنا ہے۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

یک دن پھر نہیں جانتا کہ ایک قیامت کیا۔ اُن کے سامنے بھر جو گھر کی بھروسہ تھی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

"میکھی اُپ جانتے ہیں کہ بُر بُجی۔" معاشر کتاب ایک بُر بُجی۔

سے جھوٹ بولنا۔

”ہو سکتے ہے کہ وہ میرے خلاف نہ رکھنے کی کوشش کرے کیونکہ ہے جیکہ تم پنجھوپر فیسری گھمیں موجود تھا“  
وہ صرف شیر قانونی نہیں بلکہ برداری کا دوست ہی ہے۔ وہ جیسے  
ہی کوشش کرتا رہے کہ تم دونوں میں قانونی طرف علیحدہ ہو جائے“  
”اچھی بات ہے میں اسے کیا دیکھ لول گا“ جیسے کہ ایسا اور اُنہوں  
گھر آیا تھا۔  
”میرے پاس اس کے لیے کافی بتوت ہے کہ پروفیسر نجی تین تھے  
جسے مدد تحریک امدادیں اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ اب وہ اس کی لذی  
میں پیچی نہیں رہتا تھا“  
بھی کہیں تھے میں میں سے کی ایک میں بیٹھ کر داؤں دوں لپڑ جوں  
نظر کر کر تھا۔  
”خون کر کے رکھ لئیں مرنی پر سورت ہوئی ہی جید پوچھے  
لگا کہ وہ میں پیچھا رکھ کے پہچھا جائے۔ تو ہوئی دی بعد اُس نے پیچہ  
کیا کہ اُسے میں پہنچا جائے۔  
لقوں پر پندرہ منٹ بعد اُس نے رکھ کو اپس اکتے دیکھا۔ اُس  
کے ہاتھ میں ایک چھوٹا بیٹھا بیگ تھا۔  
وہ میرے قریب آئی۔ مرنی پر اس سے کچھ کہر دی تھی۔ پھر اس  
نے اُس کے لامختے ہے پیکے لیا۔ شاید وہ نہیں جانے کے لیے  
تاریخی دلیل تھے کہ دیکھنے والے اُنہوں نے اُنہوں نے باہر نکل گئی۔  
اُنکے دیکھنے کا طرف دیکھنے والے اُنہوں نے اس کے پردے  
سے منکھا کر اُسے دیں۔ مہرے کا اشہار کیا۔  
”خیز ہے کہ اُس نے کہا“ فرمائے۔ میں اُنکی خدمت کر کر  
ہوں۔“  
”میرے ساتھ آئیے“ اُدھیری سے ایک طرف رفتھی ہوئی۔  
جیسے اُس کے ساتھ چھپنے لگا۔ وہ اُسے اُنکے لیے اُن جہاں اُن کا  
قیام تھا۔

”میں نے اُس پر یہ رکھا تھا“ اُس کی طرف ریکھنے پر  
بولی اور خاموش ہو گئی جیسے خاموش رہا۔ اُنکے نے تھوڑی بیرون کی طرف رکھنے  
بہت غصہ دیں۔ غصہ کی حالت میں اُن کی عقل سبب جو ہوا ہے وہیں  
بھیں کہ رکھ کر رکھ رہی ہیں۔ ایک اپارٹمنٹ میں پیاس سے اُن کا لالے تھا  
اور وہ بیشہ ان پر خارکھا تھی رہی ہیں۔ میں اسے اپنی اٹھوں نے جو کچھ بھی لہا  
ہے آپ اُس پر یہیں رکھیے گا۔“  
”آپ کو پیاس سے بند رو ہے؟“  
”کیوں نہ ہو! ایکادیا کے کی اُدی کو پینے پاپ سے بند رو ہے  
ہو سکتی ہے۔“  
”پھر آپ اُن سے عذر کیوں ہو گئی ہیں؟“  
”میں عذر نہیں ہوئی۔ اس کی تمام ترزتے داکتی پر ہے۔“

”محبہ قتل کا شہر کے شہوت کے لیے بھک مانا دوت کر بابا کی  
بیٹھنے پر گھوٹ کا میٹھی بھیک ماری تھی اور پورپر بال بال  
وہ صرف شیر قانونی نہیں بلکہ برداری کا دوست ہی ہے۔ وہ جیسے  
ہی کوشش کرتا رہے کہ تم دونوں میں قانونی طرف علیحدہ ہو جائے“  
”اچھی بات ہے میں اسے کیا دیکھ لول گا“ جیسے کہ ایسا اور اُنہوں  
گھر آیا تھا۔  
”میرے پاس اس کے لیے کافی بتوت ہے کہ پروفیسر نجی تین تھے  
جسے مدد تحریک امدادیں اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ اب وہ اس کی لذی  
میں پیچی نہیں رہتا تھا“  
بھی کہیں تھے میں میں سے کی ایک میں بیٹھ کر داؤں دوں لپڑ جوں  
نظر کر کر تھا۔

”میں پیچرے“ اُس کی بڑی بڑی لینک مرنی پر اس کی طرف نہیں  
دیے بیڑی کی ری تھکان کی پشت پر ایک دسی میانی عورت تھی ہے  
اُس نے پروفیسر کو پھلی رات تھی دوڑا سے سے عمارت میں داخل ہوتے  
لگا کر دیکھ رکھنے والے اُنہوں نے اس کے پیچھے جائے۔ تو ہوئی دی بعد اُس نے پیچہ  
کیا کہ اُسے میں پہنچا جائے۔  
لقوں پر پندرہ منٹ بعد اُس نے رکھ کو اپس اکتے دیکھا۔ اُس  
کے ہاتھ میں ایک چھوٹا بیٹھا بیگ تھا۔  
وہ میرے قریب آئی۔ مرنی پر اس سے کچھ کہر دی تھی۔ پھر اس  
نے اُس کے لامختے ہے پیکے لیا۔ شاید وہ نہیں جانے کے لیے  
تاریخی دلیل تھے کہ دیکھنے والے اُنہوں نے اُنہوں نے باہر نکل گئی۔  
اُنکے دیکھنے کا طرف دیکھنے والے اُنہوں نے اس کا چھوٹا سا  
مکان تھا۔“  
”خیز ہے اسے کچھ کر کریں گے“ جیسے رکھ کی طرف ریکھتے  
ہوئے کہا۔ مرنی پر جھکنے کا تھا ری۔ دفعتاً لکن نہیں کہا۔  
کیا میں جیسے دیکھنے کا کہا کیا کہا جاتا ہے۔ اس نے دوبارہ استھنہ  
ناظروں سے اُس کی طرف دیکھا اور اس بار اُس کی سمجھیں الیکار کہ وہ  
کچھ کہنے کیلئے اُسے دہان رکھنا پڑتا تھا۔ جیسے پھر مرنی کی طرف  
دیکھنے کا تھا اُسے دہان رکھنا پڑتا تھا۔“  
”اس اطلاع پر میں اپا شکوہ ہوں مرنی۔ میں دیکھ لول گا۔“  
کہ آپ کامیاب کیا ہیں“  
”مزا دلیں سے عنزو میں“  
”اوہ! اہل یک بات اور۔ پروفیسر کا تازوی میر محمدانی کیا  
ادمی ہے؟“ جیسے اُدھیری سے دیکھنے کے کھاری تھی۔  
”میں سوال کام طلب نہیں ہیں“  
”مطلب یہ کہ کیا ہے قابلِ اعتماد اُدھیری ہے؟“  
”اوہ! تو کیا ہے آپ لوگوں کو میرے خلاف بہکانے کی کوشش  
کیا تاریخ ہے؟“  
”نہیں! ابھی تک اُس سے میں بھی نہیں جیسے بڑی مخالف

پلے بھتہ جاوس کو میتھی ہے۔ ایکبار اس نے غصہ کی حالت میں  
پرفسر گھر پر گھوٹ کا میٹھی بھیک ماری تھی اور پورپر بال بال  
بے غصہ کی حالت میں اُس سے دیوانی کی جرکیں سر زہر تھیں۔“  
”ہوں“ فپیکی بہت غریب اُس کی کھوکھوں میں دکھرنا تھا۔  
”مکنے اُنہیں آہستہ بلا ایک آپ کام کی باتی کر رہے ہیں“  
”میکے سے مگر میرا گھر مقدمہ میں کسکریتی کے تالیبی ہے؟“  
”ہوڑی نہیں ہے تفریبی نہ کہ۔“  
”پروفیسر خود بھی اس سے بہت نیادہ نثار رہتے تھے وہ بہت  
پالاں گزرتے تھے قافی طرف لعلگی کے لیے تاریخ ہوتی اور برا جھنی  
جسی ہے کگارے کی قدم امنڈیکا جائے۔“  
”دیسے پر فریڑا اس بات کا خواہ شہر ہو گا کہ اُس کے مامنے ہے۔“  
”ہرگز نہیں۔ مرنی پکڑ جاتی ہے کون پنڈک گا کوئی بیاری  
اُس سے چھپا رہے۔“  
”یک منٹ غریبی اُتھا کاٹکر بلا کیا مرنی کو سکریٹری پر بھی  
غصہ کا کہے؟“  
”کیوں نہیں! ایضاً اسکا تھا۔ اُس کا کہنہ کہ پروفیسر عنزہ خوبیت  
کا رکوک اور کہنا ہوا اُنکی قدم گھر جا دیں ابھی بھولوں“  
”یک جسم میں سوچا کوہہ گھر کویں جائے مولوں میں فرانس کیوں  
ز جانے جہاں پر فیضی کی بھی اپنی لڑکی کے ساتھ معمقی تھی۔ اگر وہ  
تنهیٰ جنم تو عیماً سے معاف کر دیتا گلاری کی صورت میں جب کہ دہ  
ایک خوبصورت رکھ کیا تھی اس پر قاتل جھوٹے کا شہر کے کاس  
کی رکھ کی تو اپنی طرف بنڈل کر لاتا تھا۔ اس نے کار اسٹرک کا کام  
گھر مانگے کے جانے پر ہوں گلہری دنیا نہیں تھی۔ اُدھیری کے ہاتھوں  
مجوس ہے۔ الگ تصریر کر پہنچا تھی جہاں کی خوبصورت رکھ کی جاندی  
دے قوہ کیا کرتا تھا۔“  
”چھپے ٹھیک سے مل ا تو چھر فریبی نے کہا۔“  
”پروفیسر کی بھوہوت عذر ہے میں بھی ہے مجھے اس کا کام ہے  
یعنی سکریٹری کے لیے تعقات تھے اس کا ملم بھی نہیں ہے۔“  
”بہر حال مرنی کسکریٹری کو بھیتی بڑی لفڑوں سے بھکری تھی  
ہے اور یہ بھی کہی رہی ہے کہ آخر وہ موکریتی کیوں نہیں رکھتے۔“  
”سکریٹری اس کھرک مختار تھی؛ فپیکی نے پورچا  
جی ہاں وہ اسی پر سارا گھر جوڑ گئے تھے۔“  
”عدم موجودگی کی بات نہیں کہ ہوں گیا پروفیسر کی موجودگی  
میں بھی اسے گھر بخواہلات میں دھوں رہتا تھا۔“  
”جی ہاں شکری“ جیسے کہ اُنکی کھوکھوں سے اُس لکی کی طرف  
دیکھنے کے کہا جائے تھی میں بھی نہیں رہتی تھی۔  
”وکھی بھوٹ کہا جوڑ خواہ اپنا اور دسروں کا وقت بردا کر رہے ہیں“  
”اس کے حق تولاز میں ہی بہت تسلیکے ہیں۔“  
”فریبی نے پھر کوئی سوال نہیں کی۔ اس کی پیشان پر سلویں اُبھر  
کہا اُپ لوگ خواہ کھواہ اپنا اور دسروں کا وقت بردا کر رہے ہیں“  
”کیوں؟“

"کیمی قواب شروع ہوئے فرنڈ فریڈی نے قواب دیا اور میں اپنے کھریدی ائمہ بول وین پلٹر  
 "تم بیکا کو فون کے اس سے حکوم کو کے میں اسے پختہ تعلق  
 "جیسے سلسہ منقطع کے لئے کھرکی راہی، اس کے ذہن میں فریڈی  
 اطلاع دیتا ہوں گا"  
 کا جلد، کیمی قواب شروع ہوا۔ بابا گرد کر کے تھا کیا اس کے مت  
 سکھتے اور کبھی دو دو انت پہنچتا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب ایک بات  
 زبان سے ملکی ہے خواہ ادھر کی ادازار مرو جو ہے۔ وہ بات تکریک کر  
 کہ جر اُل رہے ہیں۔ اگر وہ خود کی کاکیں ہو گا تب دیگر اسکے  
 کرق کے پر جعلیا جائے گا۔  
 گھر بھی کس نے بس تبدیل کیا اور دیہ لوکول کر فرانسیسی بیت  
 سے دل بھلانے کا جب اس سے بھی دل بنال تو جو سن پہنچ آئی  
 کی لیکن تحرکی بی۔ کی کیس تھاری لاو کوستے پر منوالی ہی کی  
 انگلیوں کے ثانات تھے۔  
 "بیوی! دوسری طرف سے آوان آئی۔  
 اس نے فون پر بھاکے نہ رہا۔ ایک نیک ایک  
 کر کھا۔  
 "کون ہے؟ ریکھا ترا۔  
 "ڈیجی ہیں؛ جیسے تھے لگایا۔  
 "اوہ! ایکلی کیا ہاتھے؟  
 "یک شعر نہ لوم تم اپنی اڑو جانتی ہوئے  
 ہڑا جان گزی فریڈی ایٹ  
 کلپنی ذاتیں پریپہ دیتے۔  
 "بکواس مت کرو، کرزل ماہب تھی سکس ایٹ نائن پر  
 میں گے۔  
 آج شام کوہیں موبیں نے قوم کی بندی پر ایک تقریر تیار  
 کر لی۔  
 ریکھا دوسری طرف سے سلسہ منقطع کر دیا جسے فاس کے  
 بتائے ہوئے تھا۔  
 "کرل فریڈی۔ پلیز!" جیسے کال ریکوگنے والے سے کہہ  
 "ہو لہا ان کیچھی دوسری طرف سے آوان آئی۔ پر قتوڑی دیر بعد  
 کہا گیا۔ "وہ من ان فانیوں کیس ایٹ پر میں گے۔"  
 اب جیسے ان فانوں پر نیگ کیا۔ کیا انہیں سے بھی ایک  
 تیر انہیں تیکا کرتا تھا۔ یا باقی مختلف فانوں پر نیگ کرنے کے  
 بعد فریڈی سے رالہ فان ہو گا۔  
 جیسے اسے فلکر نیٹ پیش کی رپورٹ سے الگا کر تھے  
 کہا۔ "ایس ایپ ایس آجائی تھیں تھیں جو گیا۔"  
 "اگر وہ خود کی ہے تو میں بھی پر دیسکی موجودگی پر میں سے  
 خالی نہ ہو گی کہ کوئی پورٹ مارٹ کی رپورٹ کے مطابق موت میں اور  
 چار سوچ کے درمیان واقع ہوئی تھی۔  
 "ہو سکتا ہے کہ جسی خوف پندرہ منٹ تھہر کر واپس جلا گیا جو یہ  
 اکھے کے جانے کے دل منظہم اس نے خود کی کہلی ہو۔"

رہے ہیں۔ اپ کی جی تو کچھی رات اپ کے ساتھی رہی تھیں جو  
 اس بنا پر انہیں تھا تو نہیں تھا۔ ریادہ اسکا کوئی غصہ وہیں دیتا کے  
 بہترے آدمی ہے۔ بہت زیادہ غصہ وہ ہوتے ہیں میک وہ تل تو نہیں کرتے  
 پھرستے میں اس وقت آفانا اور ہر احکامہ تھا۔ تھا۔ نہیں تھا۔ کہ اس  
 سلسہ اپ لوگوں سے گفتگو ہو گی جائے۔  
 "لڑکی عالمیوں ہو گئی اس وقت اسے لڑکی کو بہت قریب سے  
 دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ لیکن وہ اندازہ نہیں لکھا کہ وہ کس قسم کی لڑکی ہے؟  
 "لڑکی نہ پھر دید۔ لیکن آخڑ پا اس طرح کس کو اطلاع دیا۔ پیر  
 کیا عاشب ہو گئیں؟"  
 "پتھریں؟ جیسے بولا بھروسے نہ کھوئے تو قوف سے کہا۔ اپ  
 میر افون نہ فٹ کر جیسے ملکی تھے۔ اسی اپ بھکر کی تھی بات تھا۔  
 "لڑکی نے فون نہ فٹ کریا اور جیسے اٹھا ہوا بولا۔ اسے اجازت  
 دیجئے۔  
 "اپ کا اندر گھٹ کوتا ہے؟ جم لوگوں کو اپنے سوالات کے  
 اتنے والے جواب ہیں۔ دیکھیے سوالات کو جھپٹا اور مناسباً جواب  
 دینا۔ میں اپنے اندر گھٹ کوتے ہیں اسی میں آپ کو بہت زیادہ دیکھنے کے لئے  
 جو ہو رہوں۔ اس کے بخلاف اپ کی تھی۔ مگر اس وہ غصہ وہیں۔  
 جواب دیتے وقت اپنی غصہ آجاتا ہے۔ اسی میں آن کے جواب  
 واضح نہیں ہوتے۔  
 "جی ہاں کی بات ہے اپنی بہت شدت سے غصہ تھے۔  
 "اپ اس سے زیادہ غصہ اور کیا ہو گی۔ ایک بار اپنے کھلے  
 گئی اس کے چھپری کیچھی راتی تھی۔ جیسے کہا اور لڑکی دھنٹا زد پر  
 کیا بات ہے؟"  
 "بھکلی رات پر فیتر قریباً تین بچے اپنے مکان کی پشت پر دیکھا  
 گیا ہے۔  
 "یہ شرکاں سے لائے؟"  
 "پروفیسر کے مکان کی پشت پر کوئی مسٹر ایڈیل رہتی ہے اس  
 نہیں کھاتا۔"  
 "بھکی یا اطلاع کس سے ملے ہے؟"  
 "پروفیسر کی بیوی سے مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ ہوئی۔  
 اس قتل کوئی کے سرمند ہے۔ کس نے تباہی پر میں نہیں کیا۔  
 "یہ آپ کی کہکشی میں ہے؟"  
 "مسٹر ایڈیل کوئی چیک کروں گا۔ تم نکل پر نیٹ سیکشن کو دیکھو۔  
 "نہیں۔ میں اسے چیک کروں گا۔ تم نکل پر نیٹ سیکشن کو دیکھو۔  
 مجھے بہت جلد پر رپورٹ چاہیے۔"  
 دن سے بہت دوڑی ہوں اس یہے بھج دی کرنا پڑتا ہے جو ہو  
 فی بیس مانگوں نے غلیڈی انتہا کی اور مجھے بھی اپنے ساتھی کی گیت  
 لے گئی۔  
 "تو انہوں نے مسٹر ایڈیل کی کوئی بیان نہیں ہے اسے میں خطا جھوکو  
 "مکن ہے مسٹر ایڈیل کو دھکا ہوا ہو۔ وہ کوئی اور ہو جسے وہ پا  
 بھج دیجی ہو۔"  
 "کیا مسٹر ایڈیل اپ کی تھی سے گھبڑی دیتی تھی ہے؟"  
 "مجھے اس کا ملنا نہیں ہے۔ ویسے میں اتنا بھاگ ہوں کہ تھی دیسی  
 عدوں سے بہت نفرت کرتی ہیں۔ مسٹر ایڈیل ایک دیگر بیوی کے ساتھ اپنے  
 میکی دامت میں اس سے دستی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"  
 "شکر کی؟" جیسے سکر کر کہا۔ اپ بہت ذہنی عزم ہوئی۔  
 "کیوں؟"  
 "اپ کا اندر گھٹ کوتا ہے! جم لوگوں کو اپنے سوالات کے  
 اتنے والے جواب ہیں۔ دیکھیے سوالات کو جھپٹا اور مناسباً جواب  
 دینا۔ میں اپنے اندر گھٹ کوتے ہیں اسی میں آپ کو بہت زیادہ دیکھنے کے لئے  
 جو ہو رہوں۔ اس کے بخلاف اپ کی تھی۔ مگر اس وہ غصہ وہیں۔  
 جواب دیتے وقت اپنی غصہ آجاتا ہے۔ اسی میں آن کے جواب  
 واضح نہیں ہوتے۔  
 "جی ہاں کی بات ہے اپنی بہت شدت سے غصہ تھے۔  
 "اپ اس سے زیادہ غصہ اور کیا ہو گی۔ ایک بار اپنے کھلے  
 گئی اس کے چھپری کیچھی راتی تھی۔ جیسے کہا اور لڑکی دھنٹا زد پر  
 زبان پیچ کر بذلت کیا۔ وہی نہیں اسی میں اوس نے ہو گئی۔ پر  
 زبان پیچ کر بذلت کیا۔ وہی نہیں اسی میں اپ کو غلط اطلاع دیکھی۔  
 "گھری اطلاع ایک بہت ہی اعتبار میں سے تھی۔" جیسے  
 لاب و ادنی سے کہا۔  
 "یہ... یہ... آنکھ کے سرمند کی زردی بدستونا نہ تھی۔  
 "لڑکے کیا اس کے سرمند کی زردی بدستونا نہ تھی۔  
 "یونہی برسیں تذکرہ... کس نے تباہی پر کوئی مسٹر ایڈیل رہتی ہے اس  
 نہیں کھاتا۔"  
 "بھکی یا اطلاع کس سے ملے ہے؟"  
 "پروفیسر کی بیوی سے مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ ہوئی۔  
 اس قتل کوئی کے سرمند ہے۔ کس نے تباہی پر میں نہیں کیا۔  
 "یہ آپ کی کہکشی میں ہے؟"  
 "کیوں نہیں۔ جب دوستیں پاپا پر چھپری پہنچ کر سکتی ہیں تو  
 غصہ ہی کی حالت میں سکر میری کوئی قفل کر سکتی ہیں۔"  
 آپ دافقی سے حدہ دین ہیں میک ان مانگوں پر نہیں سمجھ

بہ

بہر قم کیا کہنا چاہتے ہو؟

”بہر کو اگر اس نے مجکد اپنی کے بعد خود کشی کی ہوگی تو اس سے بھی کیا اترتے گا؟“

”پکھنیں مولیے اس کے کرایی صورت میں بھی کوئی کوشش کے اسی پر عذق دعویٰ کی تھی۔ اور اگر وہ اس سے پہنچی خود کشی کی پچھی تھی تو اس کے لئے اس کو اگر وہ بھی معورہ کرنے کا امکان نہیں تھا۔“

”بہر یہ سمجھ رکھی تو اسے اپنے انتہا کی طرف کھوئے گا۔ اس صورت میں بھی یہ معلوم ہے کہ مرمیجی نے اس غلط یا اس کے لیے تیار کیا ہے؟“

”میک کہتا ہوں کہ ایسا نہ ہوا ہو گا کیا تم سمجھتے ہو کیمی نے پر فیض کو یعنی دولنے کا تھیں کہ مرمیجی نے اس غلط یا اس کے لیے معلوم کریں کہ وہ مرنے والی کویے اور کہاں سے لاتھا؟“

★

جید اس سے اپنے بھی دلگیر فریڈی نے مزید وضاحت نہیں کی۔ شاید وہ خود ایسی اس مدد پر یوں دھک کی بات نہیں سوچ سکتا تھا۔

”خود کی وجہ سے راستے پر ہل ہی نہیں کتے؟“ اس کا تھا۔

اباپ کا لگنا ہمارے فرش سے خارج ہے؟“

”میک ہے۔ وہ اسی طرح بھی کہتا تھا کہ مرمیجی کی وجہ سے جید اس کی وجہ سے دل چاہے گا کہ خود کشی کر دیو۔“

”چلوا کہ مارنے والی کویے اور کہاں سے پہنچتا تھا کہ نظر کے مطابق بھی کیوں نہ مارنے والی کویے پر یوں آمد کیا؟“

”میک ہے۔ وہ اسی طرح بھی کا انتصاراتی ہوا۔“

”میک ہے۔ اسی طرف سے آپ آنکھیں بھی کلی رکھیں تو اپنے اور فروت پڑھے تو عینک کی انتقال کیجھے۔“

”میک ہے۔“

”میک ہے۔“

”زہرا سافی سے نہیں ملا کتے۔“

”پر فیض کی رکھر کا ہے۔“

”بھر کیا تھا کہ ریوال کے دستے پر صرف اُس کی بھگتی کے نتائج سے بھی خود کشی کی ہو گئی تھی۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اُسے خود کشی کا کیس نہیں بھختی بھملنے لی جائے کہا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کی بھگتی کو نکالنے نے ایک گولی کر کے کی دیوار سے بھی نکالی ہے اور ختمی حالت سے بھی بھیلی میں ہے۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس صورت میں ختم کے گرد بارو دکے نشانات لازمی طور پر سٹے چاہیں لیکن مرے والی کی کنپی کی لکھاں پر اس قسم کے نشانات نہیں پائے گئے۔ ختمی حالت سے صاف خابر تھا کہ گونی کا فی فاسی سے چاندی گئی ہے۔“

”تب تو۔ تھیں۔ بلکہ اخوتے قبل کس نے کیا؟“ مہمان نے تشریش کی بھی میں کہا۔ جو بھائیک مدد پر یوں دھک کی بات نہیں سوچ سکتا تھا۔

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس کے باوجود بھی اس کے سنتے ملے کو فریڈری کی کوئی نہیں دیکھتا۔“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

”بھر کیا تھا کہ اس سنتے کو بھی چیک کیا ہے؟“

129

جیحد خاموش ہو گی۔ اتنے بیں فون کی صفحی بھی۔  
”دیکھو، کون ہے؟“ فریڈی نے کہا جید نے رسید اخالیا۔

”بیللو،“  
”بیللو، سلو!“ دسری طرف سے نسوانی آوازا تھی میں صوفیہ

بے کمی پولوارے بیچ ہو گی براؤ کرم قلنگ کھوئی۔  
جید نے تحریر اندازیں بھی کے سو رائج کی طرف بیکا پر طوار  
سے شکی ہوئی بچھپن لٹکنے لگی۔

”وسو راتھا کا تراس کا کیا مقصود ہو سکتا۔  
کیپن، اندر سے کہاں توں ہوئی آوازان!“ آپ کیا کہیں!

”اوہ،“ میں سے گھبٹ کرلا جسہریے، میں تھل کھوئے  
جا رہاں!“

”میں بہت ثابت سے آپ کی ہزوڑت گھوی کر رہی ہوں فردا  
آئیے ریجیسٹری کی طرف دیکھ لے۔

”آدمیتھ کے اندریں وقت ساتھے فوجیہیں اگر  
آپ آدھے بھٹے بدھے تو پھر کچھ نہ ہو سکا!“

”بات کیا ہے؟“  
”بات فلن پر نہیں بتا سکتی۔ دیسے بھائی آپ کی مددی ہزوڑت ہے۔“

”میں آرہ ہوں!“  
”کون تھا؟“ فریڈی نے پوچھا۔

”نجی کی روکی، اس نے چند گھنٹے کے اندریں اندر لایا۔  
جید نے گھبٹے کے اندریں اپنے بھائی کو بھٹکانے لگا۔

”پلچڑی غارے کے میں بھائی کی مددی ہے۔“  
”مظہر باہ: اندازیں کافی کی طرزی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔“ اس نے

”آٹھ مٹ رٹے ملکا نہیں اس کا ہاتھ پر کھدا واسے کی طرف دیکھنے  
کیا جید رہا۔“ اس نے بھائی کو بھٹکانے لگا۔

”کوئی قلق کیا اور فوجی کو پورا پورا سے آگاہ کر دیا۔  
مکن ہے اس سے کوئی نیتی بھائی کی مددی ہے۔“

”کوچک کروں گا!“  
”گاڑی سے جاؤ!“

”نہیں تم اسیں دین گیں نکاح و و  
”خونکن پر جیسے اوریں چکڑاں لیں!“

”مذنبنا کر کہا۔“  
”میں نکال ہوں گا چکڑا! اب تم دھو جاؤ!“

”جید نے بھائی کی مددی پر کھٹکانے کے بعد کوئی پناہ کا طلاق کرنی ہو۔  
کی طرف روانہ ہو گی۔“ اسے تو قع قع کروہ ڈائینگ میں میں طلگی

لیکن، وہ مل کر نظر آئی اوری گلگی میں بھی ویچاہن کر دیں کروں  
کی طرف پل پڑا جائیں کا قیام تھا وہ اسی کے سامنے کامیابی

چکڑ دن اس نے اس سے گھٹکوں نقی۔ دروازے سے بھی کی دھککے جوبل  
بہت ہی اداریں لا پھر جسے قدوں کی آوازی۔

”کون ہے؟“ صوفی نے آہست سے پوچھا۔ جید اس کی ادائیگان

کوئی اہم بات بتانے والی تھی؟ اس کے چہرے پر رضاش کیوں تھیں؟  
کاٹوں پر بیٹیں کیوں تھیں؟ اس کی پکلوں پر درمکسا تھا؟ کیا وہ بہت  
روئی تھی؟ آئزکروں؟ ہم سے اس کے میں کس نے قید کیا تھا؟  
آخری سوال کجا جامد تھا تھا اپنی ماں کو دیکھتے تھی اس  
کا ہاتھ چھوڑ کر جاگا تھی تھی ملزد کیا کہا تھا کہ اس کی دیکی  
کا خوف تھا اور شاید وہ اس کی واپسی سے قبل ہی ہو گئی پھر زینا چاہتی  
تھی تو کہ اس کی خوبی خاں کی ذمہ دار اس کی ماں تھی کیا اسی  
نے اسے نفع کیا تھا کہ وہ دوسرا سرے تھا منانہ بڑی تھی شاید صوفی  
ہاں سے بھی کسی رہا بھاری میں مر جائی تھی۔  
جید کے پاس کوئی بھائی نہیں تھا۔ پھر بھی عجیب ہی آغا خان کا وہ  
اوفر پری ساتھی میں مسماں ایل کے مکان کے سامنے پہنچے۔ فریڈی اش  
وں نکلیں آیا تھا۔

”کیوں؟“ اس نے کچھ کھلاٹے ہوئے اہماد میں پوچھا۔

”کچھ نہیں،“ جید نے اپنے والی سے کہا۔ ”آپ مجھے بھکر دیں  
تھیں اسی نے میری تھی رُک گیا تھا اپنے کو جھٹکے کھلانے لگا۔“

”نہیں تو۔ جی نہیں میں بھی تھی شاید اپنے ہیرے ہی نیلے بیال  
آئے تھے“

”کہاں پڑتا ہے؟“ وہ ایک طنزی سی سکراہت کے ساتھ بولا۔ اس  
کی مخوبیت سے بیلا قباری مترقب تھی جید بھگی کہ اسے اس کہانی پر قین  
نہیں آیا۔

”آپ تھیں کیجئے؟“ اس نے پہاڑ  
”اوہ پھر کسی میں کو شکش کروں گا کہ مجھے اس کہانی پر قین  
آجائے؟“ جید خاموشی سے اس نے کہا تھا۔

”یہ ایک متوضط طبقہ کا گھرانہ تھا اس یہے بیال نے تو اپنیں کمال  
پل کا ہبھی مل اور نہ کوئی عاذم البتہ وہ ایک بھٹکتے پالنے باشے سے  
گزر کر ابتدے سبچھ تھے پاشی باخ کے گرد دیوار کے بجا ہی انوں  
سے حد بندی کی تھی تھی عارت مختصر تھی تھی۔ اس نے زیادہ سے زیادہ  
تین کرہے ہوں گے۔“

فریڈی نے ملکی سے ایک دروازے پر دکھ دی کچھ دیر بعد

”خیر و گا!“ مسٹر جی نے اپنے سر کو خیف سی جنگش دی اور اگے  
بڑھ گئی۔ پھر جید نے ہوٹل کا ایک ایک گوشہ چھان مارا لیکن صوفی کا  
سرخ کہیں ملا۔ اس نے سوچا کہ اس کے کوٹل کی طرف پھر اپنے غائب

یکن پھر اڑا و ملتھی کر دیا۔

”ترپیٹ ایسے جان!“ اس نے ایک طرف بٹھتے ہوئے کہا۔

”شاید اپنے کچھ تشریف لائے تھے۔“

انھیں ایک بھوٹ سے کہے میں بھاگا گیا۔ بیال کی کریں

بیدک قیس اور ان پر بھول دار کپڑوں کے لگتے پڑتے ہوئے تھے۔

جید نے کہ کہنا چاہیکن ان خلا جو تھیں کہ آئے سے پہنچے ہی  
تھٹ کر دیکھ کر نکل اس صوفی کی مال کو اپر تھے دیکھ لیا تھا۔ وہ سر  
چکانے ہوئے زیستے طرکی اسی کی طرف آئی تھی۔ پھر اس کا سریخی  
اتھاودھی سے بھکھیں چار ہوئیں۔ جید توکر بھی تھا جو بھی سیز زینے  
پر قی رفت اسی کی پریزک میں اس کے ہونت تھے اور پھر صوفی سے بندک  
یے گئے۔ اسی صوفی سے کہ جیوں پر کیوں اسی ابھرائیں جید کے تو تھے  
اور دیپی سے دیکھا۔ ایک بار اس نے اسی ہاتھ اپنے لاماری کی طرف  
تھی نزدیکی تھی کہ وہ دوسرا سرے تھا منانہ بڑی تھی شاید صوفی  
ہاں سے بھی کسی رہا بھاری میں مر جائی۔

”سرجی نے دھرا قمِ اعلیٰ اپنے کیا چیز بیال مل کر کے  
جید کے قرب پہنچ گئی۔“

”کیوں؟“ اس نے کچھ کھلاٹے ہوئے اہماد میں پوچھا۔

”کچھ نہیں،“ جید نے اپنے والی سے کہا۔ ”آپ مجھے بھکر دیں  
تھیں اسی نے میری تھی رُک گیا تھا اپنے کو جھٹکے کھلانے لگا۔“

”نہیں تو۔ جی نہیں میں بھی تھی شاید اپنے ہیرے ہی نیلے بیال  
آئے تھے“

”کہاں پڑتا ہے؟“ وہ ایک طنزی سی سکراہت کے ساتھ بولا۔ اس

کی مخوبیت سے بیلا قباری مترقب تھی جید بھگی کہ اسے اس کہانی پر قین  
نہیں آیا۔

”آپ تھیں کیجئے؟“ اس نے پہاڑ  
”اوہ پھر کسی میں کو شکش کروں گا کہ مجھے اس کہانی پر قین  
آجائے؟“ جید خاموشی سے اس نے کہا تھا۔

”خلا اور ادوات والی رات کوئی ڈرے سے سارے تھے میں بھرے  
پل کا ہبھی مل اور نہ کوئی عاذم البتہ وہ ایک بھٹکتے پالنے باشے سے  
گزر کر ابتدے سبچھ تھے پاشی باخ کے گرد دیوار کے بجا ہی انوں  
سے حد بندی کی تھی تھی عارت مختصر تھی تھی۔ اس نے زیادہ سے زیادہ  
تین کرہے ہوں گے۔“

فریڈی نے ملکی سے ایک دروازے پر دکھ دی کچھ دیر بعد

”خیر و گا!“ مسٹر جی نے اپنے سر کو خیف سی جنگش دی اور اگے  
بڑھ گئی۔ پھر جید نے ہوٹل کا ایک ایک گوشہ چھان مارا لیکن صوفی کا  
سرخ کہیں ملا۔ اس نے سوچا کہ اس کے کوٹل کی طرف پھر اپنے غائب

یکن پھر اڑا و ملتھی کر دیا۔

”ترپیٹ ایسے جان!“ اس نے ایک طرف بٹھتے ہوئے کہا۔

”شاید اپنے کچھ تشریف لائے تھے۔“

کچھ دیکھ دیتھیں بھر جو تھا اپنے کوٹل کی طرف پست دھرم ہوئی تھی۔

”ترپیٹ ایسے جان!“ اس نے ایک طرف بٹھتے ہوئے کہا۔

کل خیست ایک بیال بن کر اس کے ذہن میں بھج دیتھی تھی کیا دیکھ دیتھی۔

اپنے گھر میں ہے کہیں نے آج پھر اپ کو تکلیف دی "فریدی  
نے کہا ہے نہیں جتنا بکھر لیکھتی کہی۔ سبی فریدی سے یہ کامہ کے کتاب  
سے بڑے آدمی نے بہار تک آئے کی تکلیف گوا فراہمی درست آپ تو  
جسے کوئی ایسی طلب فراہم کئے تو  
نہیں میں ایسیں کر کتنا قابچہ غرفہ کی عزت کا ٹینا رہتا ہے۔  
"ای آپ کی عملی اونیک نقی ہے وہ نہ پولیس ملے تو نشانہ  
کو چھوٹتیں اور زبرد کرو؟  
"مک آپ نے نیہیں بے تباہ تاکہ واردات والی رات کو آپ نے  
پروپری کر کے جو بیان کیا۔

"بات در میں یہ ہے جناب کیں نے بہر بائیجی میں انسان  
گھار کھے ہیں لہذا مجھے ان کی روکاں کے لیے بروز اور آمدے ہیں  
سنباطے گوئی بہار اس پاس سمجھے تو اک رہتے ہیں میں بھی  
بڑھاں ہیں کیتھے پکڑ کر کیا اس پاس کی سیکھی میں بھی  
غیر... افریدی کو لواہ اپنے فاسکی آؤ بھی ہو گی۔  
"نہیں میں نے فاسکی دار ہیں میں بھی اک رکنی ہو  
گئی تھی۔  
"بڑی بھی بات ہے کہ فاسکی ادا کی پڑوئی نہیں تھیں"  
اور کسی کو بنا نہیں کر سکتے تو  
عورت نے بھی تھتھ کیا جید کا دل چاہ کا دل پڑے  
چرچاڑ کر کی بھرپور بھتی پھر قبائل کے کوئی کھکھتا  
عورت کہ رہی تھی اس کے دل کی طرح کوئی بھتی بھا ملے۔  
ہی شاذ ہے۔ اس سے کچھ بہول کہا تھا کہ اس تو  
میں سب سے کہہ دل میں کتم ہے اس نے اسے خود کر کر دیا۔  
"تریزوہیں لگائے آپ نے ہمیں پہچا۔  
"بی نہیں تو

"مزدود گائیے میں آپ کہے تو زندگی آیا کرول گا۔  
عورت نے قہقہہ لگایا اور یہ ڈھنگیں سے بنتی رہی۔  
فریدی نے فراہم کر کر اسے خود کر دیا۔  
یہی کم سے کم کھلے جانے کے قریب میں بھر جو  
بندھا گئی اوس تھی۔  
"آپ سوچا ہے بہت شریف ہیں آپ کی بگ کوئی بھی ہوت  
ہوئی تھفت ہاتھ نہ ملے دوہرائی سکرال تگرستے"  
"میری نظروں میں تاalon کا اخراج کریں یہی بھتی پہنچا ہوں"۔  
"اچھا تو پھر کیا جاں ہے؟"  
"مرزا دل سے دلکہ طلب ہے میری بھتی کی سے نہیں کیا درکم از کم لازم  
کو تو اس کا علم ہتا ہے خصوصت سے دل ازم لازمی طور پر جانتا ہو گا اس  
پر پھر فریدی کو سے زیادہ اعتماد ہے۔  
"تمہارا جیلان میں درست سیئیں ہی اسی تھیج پہنچا ہوں"

"خوب" فریدی آگے جمک آیا تیر ایک پھپٹ اطلاع ہے  
کیا اس اذکار ناچاہتی ہے وہ  
"بی کم سے فرم دیں فریدی کے اندھے جانے کے قریب میں بھر  
بندھا گئی اوس تھی۔  
"ہاں تو جب آس کی جیسی بہار بھی تو آپ کا بھکھل گئی تو  
میں بھاں اور بھیجہ مریت میں ہوئی کوئی اتنی رات گئی بہار  
اس لائن میں کوئی بھی اپنی بھتی نہیں کیا اخراج کرایے جانے کا اصل اس لائن  
والوں کے پاس گاڑیاں ہیں جیسی کیوں کیوں اڑھکے بھی لوگ یہی  
بھی طرح کم شیفت کیں۔ دوسری بھتی نہیں کیا اخراج کرایا تھا  
"میں ہوں اسی چاہیے بھر پیٹ شہری قانون کا اخراج کرایے غیری  
کہاں پھر جاؤ کیا آپ نے میرتی سے اس کا بعدہ کریا تھا  
"اکی دڑاکی تکلیف اور محترم" فریدی بولا۔  
"خود خیاب آپ بالکل لکھ فخری ہے میں گھنٹوں اسی بھر  
کام... سہی کوئی نہیں لیکن اب کام کے ساتھ خلا نام کا اس

"مگر کیا آپ تین کے ساتھ کہتی ہیں کہ وہ پر فیری ہی تھا"  
"میں ہیں میں قین کے ساتھ کہتی ہوں کہو پر فیری تھا  
"میرا جمال ہے کیا گلی تکیک ہے اسی ہوں گلی میں سپورت  
گلی میں سپورت ایک پول اور کیک میں دوں سرط پر نصب ہے جو  
گلی کا یونیورسیٹی روند در رکھا گا"  
"آپ کی خجالتیاں کیلیں دیکھنے پڑتے ہیں ایک بھرپور  
کوچوٹیں اور زبرد کرو؟  
"مک آپ نے نیہیں بے تباہ تاکہ واردات والی رات کو آپ نے  
پروپری کر کے جو بیان کیا۔

"بات در میں یہ ہے جناب کیں نے بہر بائیجی میں انسان  
گھار کھے ہیں لہذا مجھے ان کی روکاں کے لیے بروز اور آمدے ہیں  
سنباطے گوئی بہار اس پاس سمجھے تو اک رہتے ہیں میں بھی  
بڑھاں ہیں کیتھے پکڑ کر کیا اس پاس کی سیکھی میں بھی  
غیر... افریدی کو لواہ اپنے فاسکی آؤ بھی ہو گی۔  
"نہیں میں نے فاسکی دار ہیں میں بھی اک رکنی ہو  
گئی تھی۔  
"بڑی بھی بات ہے کہ فاسکی ادا کی پڑوئی نہیں تھیں"  
فریدی نے جید کا طرف رکھ کر کہا۔  
مرزا دل کو سچے سچے بھتی پھر قبائل کے کوئی کھکھتا  
اک رکنی ہیں میں نے سچے سچے باہمی پھر قبائل کے کوئی کھکھتا  
وہ حرف سچی رہی تھی لیکن اس سے  
ہی شاذ ہے۔ اس سے کچھ بہول کہا تھا کہ اس نے زین پر کیا ہو رہا  
ہے۔ اس سے کچھ بہول کہا تھا کہ اس نے زین پر کیا ہو رہا  
ہے۔ تریزوہیں لگائے آپ نے ہمیں پہچا۔  
"بی نہیں تو

"خوب" فریدی آگے جمک آیا تیر ایک پھپٹ اطلاع ہے  
کیا اس اذکار ناچاہتی ہے وہ  
"بی کم سے فرم دیں فریدی کے اندھے جانے کے قریب میں بھر  
بندھا گئی اوس تھی۔  
"آپ سوچا ہے بہت شریف ہیں آپ کی بگ کوئی بھی ہوت  
ہوئی تھفت ہاتھ نہ ملے دوہرائی سکرال تگرستے"  
"میری نظروں میں تاalon کا اخراج کرایے غیری

"ہوں اسی چاہیے بھر پیٹ شہری قانون کا اخراج کرایے جانے کا  
کہاں پھر جاؤ کیا آپ نے میرتی سے اس کا بعدہ کریا تھا  
"میں ہوں اسی چاہیے بھر پیٹ شہری قانون کا اخراج کرایے غیری  
کہاں پھر جاؤ کیا آپ نے میرتی سے اس کا بعدہ کریا تھا  
"اکی دڑاکی تکلیف اور محترم" فریدی بولا۔  
"خود خیاب آپ بالکل لکھ فخری ہے میں گھنٹوں اسی بھر  
کام... سہی کوئی نہیں لیکن اب کام کے ساتھ خلا نام کا اس

## ابن سعی کے ناول ستاروں کی چینی سے اقتباس

Mum سب پاگل ہیں... محض کچھ دیر کی وادا  
کے لیے لوگ ہوت کے منز میں چلنا گکا دیتے ہیں۔  
ہر شخص ذاتی امور کی تلاش میں سرگردان ہے تھا اس  
کی راہ پر تمہری سے کیوں نہ گزرنی ہو۔

کھری روکا کے والات کے جواب دے سکتی ہوں"۔

"ایک پرفسر کا رکاوی اور ادا کے استعمال کرتا ہے"۔  
"نہیں پرسوولیں میں سے اپنی باری کھا خاہی دروازہ تھا میں  
ہرست مال کرتا ہے اور اپنی کل کنجی اس کی سیکھی میں تھی تو ایک  
چھوٹے سے منہ کا دروازہ ہے جس میں کوئی چڑھا جاتا ہے اور اس  
منہ کا اعلیٰ عمارت سے اندھی سیل ہے کہاں کے کام سے ایک دروازہ دوسرا  
ٹھنڈی گھلتا ہے"۔

"اچھا تھکری! اب بالکل تکلیف نہ دھل کا پر فریدی کے کھواڑ  
اسی شیخیں میں بیٹھ گیا... پھر وہ لذ کا ایسا آگے بھیج گئی سے نکلیں،  
دروازے کی طرف چلے گئے مرزا دل اپنی پاں جا کچی تھی۔ فریدی نے  
دروازے کی طرف ہاتھ ڈھانچا ہوتے ہوئے کہا "وہ دنگوں طرف بھی فل  
 موجود ہے لانگچہ بکان نہیں نیں تھا تو یہ لفظی غیر تزویی ملم  
 ہوتا ہے"۔  
"پرچمال پر کوئی فرمودہ ہوں کیا میں یہاں اکثر آتا ہے"۔  
"فل کی وجہی کا بھی طلب ہے میری بھتی ہو"۔

"مگر کسی تھی۔ تھیں کا تذکرہ بھتی کی سے نہیں کیا درکم از کم لازم  
کو تو اس کا علم ہتا ہے خصوصت سے دل ازم لازمی طور پر جانتا ہو گا اس  
پر پھر فریدی کو سے زیادہ اعتماد ہے۔  
"تمہارا جیلان میں درست سیئیں ہی اسی تھیج پہنچا ہوں"

"اچھا تو پھر کیا جاں ہے؟"  
"مرزا دل سے دلکہ طلب ہے میری بھتی کی سے  
وہ دلوں پر کا کھل پشت آئے مرزا دل اپنی بھتی ہے۔  
بڑا میں سے بھتی ہے خصوصت سے  
جیسے یہی اس نے فریدی کو اپنی طرف متوجہ کیا خودی دوڑتی  
ہوئی پام بائی کی حدود سے باہر گئی۔  
"یک ذرا ای تکلیف اور محترم" فریدی بولا۔

"خود خیاب آپ بالکل لکھ فخری ہے میں گھنٹوں اسی بھر  
کام... سہی کوئی نہیں لیکن اب کام کے ساتھ خلا نام کا اس

## ابن صہی کے ناول "ستاروں کی چھپیں" سے اقتباس

ممب پاگل ہیں..... محض کچھ دیرک فاہد  
کے لیے لوگوں کے منہ میں چلا گئے لاکاریستے ہیں۔  
ہر شخص ذاتی اسرودگی کی تعلیل میں سرگردان ہے خواہ اس  
کی راہ پر ہم کی سکرپل ٹکڑی تھی۔

”میں بے حد شکر گزار ہوں۔ اچھا بآتا تو ریکھ کر سمجھی کو اس  
کا علم دھونے پڑے“  
”نہیں میں اُس سے بھی کچھ رہوں گی کہیں نہ اپنے بیان میں  
اضافہ کرو یہ“  
”بہت بہت شکریہ اور اس طرح آپ اُس سعدیہ زار بھی ختم  
کر سکتے گی“  
”نہیں! مسلاطیں کے بھی میرت تھی۔

کھڑی رہ کر اپنے کو والات کے جواب دے سکتی ہوں۔ ”  
”بیکا پور فرشٹر کراسی دروازے کے کوئی سچاں کرتا نہیں ہے یہ  
”نہیں پر سولہ میں نہیں اپنی بارہ بھکاری خانے کے دروازے دروازہ میں  
مہر ستمال کرتا ہے اور قفل کی بُجی اس کی پاس رہتی ہے یہ تو ایک  
چھوٹے سے صحن کا دروازہ ہے جس میں کور اچھڑا الاجامانہ ہے اور اس  
صحن کا علم عمارت سے نہایت احتیاط کے ساتھ کسی کا ایک دروازہ درد ہے  
طرف بھی گلستان ہے۔ ”  
”اچھا لکھی! اب بالکل تکلیف نہ دیں گا اور فریدی کے گھا اور  
اسی شہر میں بیٹھ گا... بھروسہ نہ کاٹیاں آگے بھی گلی سے نکلن۔  
شام کاک جیدہ و خیرتی بدوہ تباہ۔ وہ جانتا تھا کہ عملاً  
تیری سے آگے رہیں ہم غلط کاری کی سنبھلیں گے خیر نہ رانی دے لیں ایسا  
نہیں ہوں گا اور اس کی اکتا ہستہ مٹی رہی۔ آج نجلا کیں کیوں اسے سمجھی  
خشون تغیرات سے تھے۔ اس نے ایک آدمی پر بھکاری کے کمرے کے بھی  
گلکاری نہیں مل رکھا اب ترندی سے فائیلوں میں سرکھیا  
رہی تھی۔

چاری پریزدی میزت اخا اور حیدر کی بیوی جان چھوپی۔ وہ دراصل  
محفوظ کو تراش کرنا چاہتا تھا لیکن فریڈی نے ایک بار بھی اس کا منکر  
نہیں چھوڑا۔ حیدر کو شعن تھا کہ کوئی دُستِ عین مذاق سمجھا چکا ہے اس کی  
حروف سے اتنی لاپرواں تہرت سکتا تھا۔ اس سے وہ دو لوگ ٹرد راپس لئے  
تھے۔ کوئی کو رسائی نہیں دیتی۔ اس کے بعد تھام۔

- میں ایک بنتے کی خصیٰ چاہتا ہو تو عینے کبھائی میں خاموشی کے بعد اس کی زبان ایشیتھی تھی۔
- ”پھر کوئی بول چاہتے ہو تو فریڈی نے اسے گھورتے ہوئے بوچا۔
- ”تاکہ ایک وہست نامہ ترب رکرکل۔“
- ”بھوکاں مت کرو یا اپن کوئی کام نہیں ہے؟“
- ”میرے کام کی کچھیں کوئی نہیں۔“

ہاں یو تھیک ہے  
 ”اگر کاپ اس قم کو پولتے ہے ناجائز تصور کرتی ہوں تو اسے سکاری  
 تھویں میں دے سکیں گا ورنہ میری طرف سے لوٹنی اجازت ہے کہ آپ  
 اُس رقم سے اپنے انناسوں کا کاشت بڑھاتی ہیں۔  
 ”ہبھیں میں اُسے اپنے قطبی ناجائز تصور کرتی ہوں ورنہ میں  
 آپ کو بتائی جی کروں؟“  
 مزراں اُلیں اپنی خصوصت کرنے کے لیے گوچاک آئیں سکن  
 فریدی اور عینہ کاٹا ہوں میں مشینی کی جگہ پر فرمیں کہ مکان کے قبی  
 دروازے کی طرف پہنچنے مزراں اُلیں واپس چاہیجی تھی فریدی نے  
 دروازے کی طرف ہٹا دھماکا تھا تو ہوئے کہا وہ دھکاؤں طرف بھی انفل  
 موجود ہے حالانکہ جیسے مکان خالی نہیں تھا تو یہ مغل قطبی غیر ضروری عمل  
 ہوتا تھا۔  
 ”میرا بیان ہے کہ وہ فرمودہ مسویں کی علمی میں یہاں اکثر تاثر ہے۔  
 ”فضل کی موجودگی نہیں بطل سے نہیں بھی کھو جو وہ  
 ملک کے شیری، اس کا تکروہ بھی کسی نے نہیں کیا ورنہ کم از کم عازم  
 کو تو اس کا علم ہوتا پہنچوںت سے وہ لام افلازی طور پر جانتا ہو گا جس  
 پر پوری کوش سے زنا داد اعتماد ہے۔  
 ”تمہارا بیان بھی درست ہے میں یہی اسی نتیجے پر بیجا ہوں“

اچھا پورا سب بیان ہے:  
 "مسنوا دلیل سے دو یا کم باقی اور دو ریاست کوں گا"  
 "وہ دو فوں پھر کا کام ہر فٹ پڑت آئے مسالا دلیں ابھی ہک بیرونی  
 برائے کمیں موجود تھی۔  
 جیسے ہی اس نے فرمی کوپنی طرف متوجہ ویکھا خود ہی دڑپتی  
 ہوئی پائیں بیان کی صدود سے بےبارہ مل آئی۔  
 "کیک ذرا کی لکھیت اور عزم "فرمیدی بولا۔  
 "ضور خوب اکیپ ہاگل کلکف نغمائیے میں گھٹوں اسی جگہ

”مگر کیا آپ یعنی کے ساتھ اسکی بیٹی کو دی پور فیر ہی تھا؟“  
 ”بی بی میں یعنی کے ساتھ اسکی بیوی کو دی پور فیر ہی تھا۔“  
 ”میرا جمالہ ہے کہ یہی تینک بی بی کو کوئی نہ پوری  
 گلیں صرف دو ایک کل پول مل چکے ہیں دلوں صرف پر نصہ دال لے جانا  
 مگر کاچھ فریاد وہ رون دھرنے ہو گا۔“  
 ”آپ کا جمالہ اگلے دوست خدا جان ایکن پر فکر کرو جو میں نے  
 اسی سعی کر کیا تھا کہ اس نتھیپے کامیگی نہ کر کے اندھیتھی ہی میچے کر کے  
 سکتا یا تھا؟“  
 ”مکن سیکا کر دھکا ہوا ہو آپ سے تو تھیاں تھیں اور“

”مکن سیکا کر دھکا ہوا تھا کہ کوارہات والی رات کا کہنے  
 پر فیر کر کے دھکا ہوا تھا؟“  
 ”بی بی میں ایسا نہیں کہتا تھا مجھے غواہی عزت کا جمالہ رہتا  
 کوچھ سوچتیں اور سوچ رکھا۔“  
 ”آپ کی ملکانی اور بیوی کی بیوی پہلے تو زنشا  
 نے آپ نے یہیں بتایا تھا کہ کوارہات والی رات کا کہنے  
 لے کہا۔“ نہیں جناب اکٹھیت کیسی سی۔ سبی فیر سب یہ کام ہے کہ آپ  
 جیسے شے اُدی نہ ہے اسکے آئندے تک تکلف گوا افرادی مردہ آپ تو  
 مجھے کو تو انی ہیں طلب خواستے تھے۔“

"باد دلائل یہ خوب کر میں نبایہ بارچے میں انسان  
گار کھیل لٹکا جائے ان کی رکھوں کیے بہر و فرائد میں ہیں  
سوچا پڑتا ہے، گوگر بیان آس پاس سمجھی ہوئے لوگ رہتے ہیں لیکن باجن  
بڑھوں کی نیت بھی پکول کی ہوئی ہے۔ میں میں اپسے یہ نہیں  
چھپا توں گی کہ اس کی مزدک طور پر اسے اکثر بینک میں کرنے ہوئی  
ہوئی، فرید بخشنہ نگاہ پر لولا و قیقبنارا اڈپرک ہو گا تمہیں تو اپ  
کی دلکشی میں آتے ہوئے وہ مجھے قیعنی سے کاپ بہت غرفیں  
اکڑ کو نہ تباہ نہیں کر سکتے" ۲

عورت نہیں تھی تھک گیا۔ جید کا دل چاہ رخا کا لپٹ پڑے  
بچر بچار کو کسی بُجھے ہوئے ساندھ طرح ڈکتا ہوا گلا پڑا۔  
عورت کہ رہی تھی اپنی کھینچیں یہ بیک بیٹگ  
بُک شادا ہے۔ میں اس سے تھی بچوں کا ناک سندھ پر لکھ ڈالوں  
میں سب سے کہہ دوں کی تم یہ مرانتاں پڑا ہے تھے۔  
”تریزہ ہیں لگائے آپ نے“ یہی ملے چاہ۔

”بی اہلیت“ میں آپ کا تہذیب چانے آیا کہ وہ گاؤں  
خورت نے پھر قبضہ لکھا اور بے ڈھنگوں سے بہتی رہی۔  
فریدی نے فراہم کو کارخ موزو دادا اسے خدا شناخت کیں تھے  
جس کے شروع کردے۔

"اپ سو اپنی بہت شرپینی میں آپ کی بگل کوئی یونی وحدت  
ہوئی تو منت ہاتھ نے مولے دھیرا گھر ان درگتے" ۱  
"میری تغولی می خالون کا بہت احترام ہے جناب!"  
"ہونا بھی چاہیے بہر شرپیت شہری خالون کا احترام کرتا ہے فرمی  
کہ لہا پھر لو چاہو کیا آپ نے منی سمجھی سے اس کا مدد کر لیا تھا اور  
"گھی میں میں نے وحدت کر لیا تھا اور وجہ کرتے وقت میں کیا بھی  
سمجھ لیا تھا کہ اپنے کی فرست میں آپ کی طاری خود چل گی" ۲

مجید ہونے والا بے "جمید جھوکی"۔

"چل جاؤں تبھو" فرید کے بابا غایبادہ اس وقت ہرف سہیا

چاہتا تھا بین آس کی آرزو پوری نہ ہو سکی آسی وقت ایک نوکرے

اطلاع ہی کرو فیریتی کوکی تویر ہمالی آس سے ملا جاتا تھا۔

"ڈالینگ رمیں جماڑا فریدی نے اپنا بگار سکھنے لگا

کے چہرے پر جمگانی۔

"یہ بروق شاید جاہی نہیں جھوٹا"۔

فریدی امکنہ رائینگ روکی طرف چلایا اور جید نہیں سی

وقیر آس کی تقدیر کردا کہ مکن نے اس وقت بھی دو کوئی شنیخ

خبر لیا ہو۔ وہ آس وقت ڈرائیگر دوم میں داخل ہوا جب مدنی ایک

لغاز فریدی کی لفڑ بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ڈیشٹ شام کو دکے

ٹالے پر میسر نہ پوچھے تو سوتے سے پھیلے۔

فریدی لفڑ کو ہرین دیکھنے لگا جید نی اسکے بڑھایاں تھیں

پر علی ہوئی ہر رُپ ٹگر کے پوست آس کی قی اور حکایت پوست آس

لی ہمیں آج ہی کی تاریخ تھی فریدی نے اپنے سے خدا کا لامعون

انگریزی میں تائپ کیا تھا اور سچے نجی کے تخطیت کی اس نے کھا تھا

"حجزی" ایسے میں کیلیں کیا سلطنت سے آپ کا پیدا ملیں ڈر وقی کیے

حقیقتاً بہت غم ہوئی کیونکہ اپ وہ ایک اچی ایکن کی قی تھی جو محرومی

مجید بلال۔

"لینک یہ چند پیسی سے ملائیں ہے کہ دو رُجی کا تعلق پہلے

کن لوگوں سے تھا جنہیں دیکھوں گا، ہمیں کیسی گروہ میرے ہی

لائقوں نے اپنا کام کیا ہے تکن ہمیں اچکا ہے تکن ہمیں سے اپنے سیزمل

جل میں گنجوک جا سکتی ہے۔"

"میں یہ سوچ بھی بنیں سکتا تھا کہ دو رُجی کا تعلق کسی ایسے

آدمیوں سے ہیں رہا ہو گا یا صدران نے جھانی آؤز میں کہا۔ ایسا

معلوم ہوا تھا جیسے اس طالع سے اسے گھر اصلہ پہنچا۔ اس نے ہم

کہا۔ میرے غذاء کنکن بھولیں یہک اور شریف تھی۔"

"شاید اپ بھول رہے ہیں کہ دو فریضی مجبورہ ہیں۔" مجید

نے کہا۔

"بیوگی کو میں اپ کو تاسکون گا۔ وہ ہفت آنہاں سے بولا۔ پتہ نہیں لوگ کواد

کے دوسرے پہلووں کوکیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بعض باحصت

ہونلی اوری کو اپنی نہیں بناتا۔ میں توپاں تک کہہ سخت پہلو کا گارہ

صرف کسی ایک کی پابند نہیں تھی تو اسے اپر و بخت نہیں فال غلطی پڑی۔"

"لینک کیا اپ کی ایسی گوت کو مدد کے ترکے کے کچھ دلائل کے سقط

ہیں دکیں صاحب؟ مجید کا بھرم تھا۔

"ہمیں جناب، میں قانون کی بات نہیں کر دیا ہوں۔ یہ میرا اپنا

نفری ہے۔"

"پروفیسر کو دیس آنہی پڑے گا صدران صاحب۔" فریدی بلال۔

"کاش مچھے ان کا جس پتہ معلوم رہتا۔" صدران نے کہا۔

"فراز نے بھی۔" مجید بولا۔ ہمارے لیے اتنا کافی ہے کہ دو

خطنم کر کے فریدی نے اسے مجید کی طرف بڑھایا اور یہ خط

اُس کے لیے کی حد تک سننی بخیر شایستہ ہوا میکن اُس نے اس پر ایسے

نہیں کر کی جائے کیا مگر تھنڈی سانس لی اور نہ ہوش ہو گی۔

فریدی بھی خالیں گکورہ تھا اور اس کی پیشانی کیں ہمیں۔

قریباً دو منٹ تک کر کے پر بچوں سا گھوٹھاری ہے۔ بھنگرعنی

نے کھکا کر ڈھونڈا اور فریدی کی نظر جیسی کے گھوٹھاری سے ہٹ کر اس

کے چہرے پر جمگانی۔

"ایک اپنے یہ خطدی کھا ہے۔ اس نے صدران سے پوچھا۔

"بیس جناب، انا ذوق اپنے چاک کیا کہا۔"

"اوہ معاف کیجئے گا۔ جید اخط مہال صاحب کو دے دو۔"

صدران خط کر کر بڑھتا ہے۔ چھوٹے اس نے حسکی صوت پڑھاتے

ہوئے کہا۔" میرا خالی ہے۔ کلب ہیری بگشیں گردہ اپنے بیل میں غسل

میں موجود ہیں ہے۔"

"بھی میں بھی کہنا پڑتا تھا کہ پروفیسر کی معلمات کی شدید میں۔"

پر علی ہوئی ہر رُپ ٹگر کے پوست آس کی قی اور حکایت پوست آس

لی ہمیں آج ہی کی تاریخ تھی فریدی نے اپنے سے خدا کا لامعون

انگریزی میں تائپ کیا تھا اور سچے نجی کے تخطیت کی اس نے کھا تھا

"حجزی" ایسے میں کیلیں کیا سلطنت سے آپ کا پیدا ملیں ڈر وقی کیے

حقیقتاً بہت غم ہوئی کیونکہ اپ وہ ایک اچی ایکن کی قی تھی جو محرومی

مجید تھے تو کہ آپ بھرے چھوٹے سے خدا کا تھا کہ دو رُجی کا تعلق کسی ایسے

آدمی سے پائی جائیں کہ پوچھ دیجی۔ اپ کوئی مونگو ہوئی کی میں نے

کیس کا کامیاب ترین طریقہ مل دیا۔ اور اس سے یہ کہہ دیا۔

ایسی مشین تیار کرنے میں کامیاب ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے نزدیک چاند کی

روشنی کی ریشم کی چھوٹی شاخوں کا مدل بنایا جا سکے گا۔ آپ خود وقی کے کوئی

مشین سے تھی تو فوج انسانوں کا خدا دا بیت ہو گا۔ دو رُجی کے سقط

جو کچھ ہیں، آپ کو تاسکون گا۔ وہ ہفت آنہاں سے بولا۔ پتہ نہیں لوگ کواد

کا تھا۔ مجید کی ہو سکتے ہے آپ میری بگشیں گردہ سے اتفاق ہوئی کی

زمانے میں اس کا تلسن اسی کی گود میں تھا۔ تھانیہ نے تزیر کی کہ

اگی قسمی اس نے مجھ سے پیاہ ماں تھی جو اسے تیزی پر کھڑکی ملے۔

اب وہ شریف لیکوں کی زندگی مل کر کرے گا۔ اگر کام بھیتے ہیں کہ وہ

تمل کی گئی ہے تو اس میں اس گروہ کے علاوہ اور کیا ملکہ ہو گا۔

ادرکش دو یورپیں پر معاشر ہیں، انھیں دو یورپیں کے نام سے یہ گروہ غلبہ

اب بھی پل رہا ہے۔ میں آپ کا انتہائی شکر گوار ہوں گا اگر آپ اس

کے تقابل یا تلوں کو کوکر قافل کے حوالے کر سکیں۔ میں سچ جو در وقی

کے یہے جد معمول ہوں۔"

"فراز نے بھی۔" مجید بولا۔ ہمارے لیے اتنا کافی ہے کہ دو

خطنم کر کے فریدی نے اسے مجید کی طرف بڑھایا اور یہ خط



"بیس نہ صرف بتا لیا ہے کہ دماغی ڈک بیبل کے پوٹھاں  
کے پر پھولتے ہیں۔"

"خیل ہو تو تم سے بہت سی باتیں کہیں ہیں جیسے کہا اور  
ڈک بیبل ایسا دینے لگا۔ کلادیں سرچالکے کھڑکیاں کر رہا تھا۔  
یہ بکریوں ساتھی پرستی موداد کا علیٰ "صوفی" کو کہتے  
بنتے کئی گئی۔

"ادر... بیس کوئی اٹھی یہی بات نہ کہ بھٹاکنے میرے  
بندہات کو شکس لگتی ہے۔ میرا دعوہ شرکی جانی میں پٹ بلند ہے  
صوفیہ بننے لگی۔

کچھ یہدیہ حمدیہ دیں تبدیل کر کر کے میں آیا۔ صوفیہ  
اس کے تریبی پوچھتی۔ انھیں اپنی چک کے بھٹاکنا  
لکھ کر کے بارا دے میں رکھ دیا۔  
"مال اب بتاؤ۔ کل کی قصہ تھا۔ ہمید نے صوفیہ کی طرف لوگ  
کر کہا۔

"کیا قصہ؟"

"کل تم اپنے طرح جانی کیوں تھیں؟"

"اگر نہ بتانا پا ہوں تو۔"

"تو اپنے مال کے لیے جانی کا پنداشتار گھوٹا۔"

"بیس یہ دختر و اولادش چھپتی۔"

"لیکن غلط ہے بحدی مال نے عشق میں تھیں زندگی کو سوت  
ڈالا تھا۔"

"م۔۔۔ میں اس مٹے پر کوئی لمحوں بیس کر پا ہی۔"

"تم غافل پر بھولتا کے م۔۔۔ اپنی میاں پا ہوا دوں کے حقیقی  
کاشتے بودی ہو۔"

صوفیہ غافل ہو گئی۔ جیسے ہیں چپ پہن اس کے چہرے  
کامازوں سارا تھا۔ وہ بہت زیادہ خفڑہ نظر تھی تھی۔ بلے بلے پہنے

شک ہر ٹوپی پسنان پھری اور جنمی ہوئی سانسلوں پر قابو بانے  
کی کوشش کرنے شروع۔

"تم غافل ہے کجھی محملت سے آگاہ کر دو۔" ہمید نے

کوئی دید کہا۔

"کیجھی محملت؟"

"اپنے اپنے کھنیں پوچھل کا۔" ہمید نے غیطیلیہ میں کہا۔

"ارے تم تو مجھے کیوں پوچھیں تھا تو اؤں کی؟"

"تماری کسی نہیں کیوں بارا پشا تھا۔"

"بیس نے ان سے پوچھا تھا کہ وہ قتل والی لات کو کہا غائب۔"

جیسے ہیچ نہ کہ سے آئکر ڈاک بھکر کے طرف موڑ دی۔ اُس نے  
سوپاکرات تو بیس نے کرکی چاہیے پر دھی کیا۔ تھی بھی بکھل جائی۔

ڈک بیبل ایسا اڑاکنے کرایں اسی پر دھی کا استعمال کیا۔ نینکیں ڈک بیبل کا  
لیے بکریوں کی موجوں اس کے لیے تھریت ایک تھی جس کے سر فیٹ بیٹھ  
مشتعل اخواز اور احمد گھنے میں نیک ڈک بھی ہجھا اس کے بیرونی بندھے

بنتے کئی گئی۔  
"اُس کے لیے ہمیں اتفاق کراپڑے کا۔" ہمید نے بکرے کے طرف  
اشارہ کیا۔ یہ میرا دعوہ شرکیہ بھائی ہے۔ ہم دوں نے ایک، ہی  
بکری کا کاد کوڈہ پیا تھا۔

ٹالام نے بذاتِ الحال دیلے اور پھر اس سے پلا۔ صاحب  
یہاں ابھی ایک نئی صاحب میں اُسی پر بہت بیس وہ اسے پسند کیں  
یاد کریں۔

"اے تم ہوش میں ہو یا بیس۔ یہ نے تم سے یہ کہا چاکر کی  
لے سے بکری کم ماحصل کیم میں باذد ہاؤ۔ کیا تم پسیتے ہو؟"

"بیس حضور؟"

"چوپ سامان تارو۔"

جید بکرے کے پر کھول چکا تھا۔ وہ اسے کالن سے کھٹے پوئے  
اندر لایا تھاں تو بکری بیان کر دی۔ ہم صاحب کو بکری کا اس کی باچپی  
کھل گئیں۔ وہ بیس ہبھت کر اس کی طرف بڑی یہ پوچھری تھی کی اُسی  
مودھیتی اور اُس کی چورپے چوپاں تھاں پلے پلے نظر  
اپنے تھے۔ کرے کا کان جید کے تھے جھوٹت گیا۔

"اہ کہیں تم۔" ہمید نے بیس پرستی بھیجی۔ یہیں: سوکم کیا میراث  
کستہ چھوٹے آئے ہو۔"

سیل کی روحی کیا بھل کیم یہاں کی نظر ہی بہو۔  
میں پاپا کی لاش میں آئی ہوں۔"

"تھیں کے معوم بھاگ وہ یہاں میں گے پ۔  
کم... میں نے زندگی کی منتھنی سے باتِ صوم کی۔ ہے۔ سیل

دکر دکر مٹلا لیکن اُن سے پھر مسموم ہوا کا چہرہ سے سوچا کا پانپے  
دکنے سے مون کروں۔ بکنے ہے وہ پھر جاتھیے۔ میرا خال میں نکلا اُسے

پاپا کے متفقہ میرے۔ اُس نے کہا۔ چبٹیں سرکاری مارغنز ساتھا جاتا  
ہو جس تو تم سے کیوں پوچھو کوں۔ اب اس وقت ہے میری بیکار  
پوچھریاں اب جائیں صدر پولیس کو کہا۔ ابھی میں جگہ بکھر کر

کیا اس نے تھیں دیکھ دیکھنے پر جگہ کرو۔  
کیا اس نے تھیں پہاڑے تھیں؟

"وہ نوب تکرے پرست ماشرک کے توسط سے اپنے  
لعلی شہاب رفع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

"پھر اپ کسی پیشے پر پیش ہے بیس۔"

"فی الحال کسی پیشی نہیں۔ ملالت سائنسی میں بخوبی تربیت۔ میں

بھی تربیت نہیں کوئی کوئی جو جیسے ہے لہذا اس کی

"عماڑا یہ خیال قطعی غلط ہے کہ نوب تکری قصہ ہے کبھی قصہ  
میں رہا ہوا جائیں کچل جنگی ظہر کے درود اس میں اس کی آبادی پہت بڑی

گئی ہے اور اس کے ایک ہمچشمیاں شہر کے تھے ہو۔ میں زیادہ تر  
رسائیز فوی افسوس ابادیں اور اس کا ذمہ دھیاں جیسے کاریں مژوں

خالہ۔ لہذا اس نے اس کا تھاکر کرنے کی خالی اور اپنے پاس بیٹھ لائیں  
کا ایک یہ لور کرنے گی۔

"لیلوار کی بات چھپڑ دو۔" فرمی بولا۔ ہیری کے میان سے

اُس کی ایمیت ہے کھم تو جو بھائی ہے اگرہ اتنی بی خدا کی عورت تھی تو اس  
نے یوپی علم مقدمہ کی روایور کو چھپڑا کر کا۔

"یہ دہل اُس کی بیوی کے متعلق کہ کتنا چاہتا تھا۔"

"مکہر۔" فرمی نے سکارٹ لگاتے پڑنے کے۔

"میں اتنا ہی کہتا ہے کہ وہ بھی اس کی قاتی ہو سکتے ہے۔"

"کافی پرانی بات جو کی ہے لیکن اس ستم کا سوال جس پر  
ہو سکتا ہے۔ بوسکاتے ہے دلوں میں کی بات پسکر ہو گئی ہو اور اس  
نے غصیتی کھاتی ہے کہ اُنیں شرخ روکنے مکار ہمیشہ اس صورتے  
سے دقت میں مر ایک ٹھری پر اکنکار دیں گا۔"

"اُس نے الائپنے کے اندھا میں کان پہن لئے لکھا ہی تھا کہ  
فریڈی نے کان پکڑ کر اسے کر کرے باہر کر دیا۔"

میدہ اسی وقت میں دہل سے دنکن کی تیاری شروع کر دی۔

"مگر اس تھیت سے بھی انکار نہیں کیا جائیں کیا جائیں  
کر کے پوچھر کر چھپنا چاہتی ہے۔"

"فلی رات کہنی بن کر جو جو ہے۔"

"میکہ ہے۔" ہمید سر لٹا کر بولا۔ مکہر ہے یقین اس کی وجہ تھی۔

ہی میں پوچھا دو۔ اس نے وقت کی براہی کے خیال سے پسیں ہوں  
کی اطلاع زدی ہو۔"

فرمی کچھ بولا۔ وہ اپنے سے میں زیادہ فحومت نظر نے  
لگا۔ ہمید نے اپنے پانپے میں تھا اور یہ سوچ کر گھر سے چلا تھا۔

جن ہوں میں نیا کرے گا اُس کے علیے بلکہ دسر ہو جائے گا۔

میری دہل پرست دہل اور اسی کے لیے ایک ڈاک بلکہ نظری اراد

میکھ۔ میرا خالی ہے۔ بھیارا پھر بکھر کر ساہا بہتا ہوا بولا۔

میکھ۔ میرا خالی ہے۔ کیوں پرست اسی سے داپس نہیں آئے گا۔ بیوی

سونت غروب ہونے والا خانہ۔ رنجی نیگ کی ہندنی شاعریں سرپر  
میداں پر جھیلی ہوئی تھیں جس کا بکرا چارٹھ ہفتہ یاں بھر لیا گیا۔

"کیوں؟" اس کی تلاش اسی نہ ہوئی جید صاحب۔ فرمی نے کہا۔

میں؟

"بیش... جید نے جیت سے کہا

"ہاں میں نے پوچھا تھا۔"

"مگر تم نے اس دن مجھے تو اُس کے متعلق نہیں بتایا تھا۔"

"محبی خوبی علم ہبھی تھا کہ وہ لات کو غائب ریتی تھی۔ تو

سوہنی تھی۔"

"پھر تھیں کیسے ملکم، ہوا پا۔"

"کاؤٹر کلر نے مجھے بتایا تھا کہ ایک پیس افسر نے اس

کے متعلق چھان بنی تھی۔ پھر اس نے مجھے دہشت دھکایا تھا۔ اس میں تھی

خپلی روائی کی تھی بہوں دلے اچھی طرح جان گئے تھیں کہ، ہم

کوں ہیں۔"

"تو تھارے دریافت کرنے پر وہ بگڑ گئیں۔"

"اہ! جوہو پست خصدر ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ میں اب

آن کے ساتھ ہیں رہنا پا تھا۔"

"تھارا کوئی دوست نہیں ہے۔"

"تھیں ہیں... صوفی نے اپنے ہندی ساش لی۔

"اچھا اب مجھے تج تج بتا دیا۔ کیا ایک بار اخون نے غصہ میں

پوشیر پھر ہبھی نہیں کیا۔ ملی تھی؟"

"میرا بھل درست ہے۔ باں الیسا ہو تھا۔"

"روفسیر نے کیا تھا؟"

"تجھے بھی نہیں۔ وہ اس کے بعد میں ہنسنے رہے تھے۔"

"کیا تھیں علم ہے کہ تھاری تھی؟ جید نے اس کے خداونش

ہو گیا۔ وہ دہل اسے مزرا لاذیں کے متعلق بتانے جلد ہما جس کے

دیں مندرجی فرمیں گے کی تھی تین چھوٹے سے بڑے بڑے

خواب نظر آتے تھے۔ اور بولتا تھا قوائی ہی الپاراد جاتا ہے۔"

"تم بہت شریر ہو۔ آخر بکرا ساتھ لیے چھوٹے کیا صورت ہے؟"

"بکرے کے لیے۔ میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے میں

اسے پختگی کر رکھو۔"

"ہم لوگوں کی خاہش تھی کہ وہ صرف ایک دن کے لیے شہر

پلے آتے اور پوس کے شببات رفے گئے کیوں کو شکش کرتے؟"

"میں تھیں عجھوڑوں گی کہ داہیں چلیں۔ وہ کامز کمیری

بات نہیں مال سکیں گے۔"

"چھ تھیں۔ تم واقع کے ساتھ تھیں کہ سکتی کہ کوئی سوچ

رہی ہے وہی ہو گا۔"

پھر وہ لات کے کھانے کے لیے آنھے کے صوفی نہم اور فکرمند

نظر ہی تھی۔

جید نے کھانے کے دردان میں اس سے پوچھا۔ کیا تم اپنے پابو

بے گناہ کبھی ہو۔"

"یقیناً وہ اسے بڑے شہیں ہو سکتے کہ کسی کو قتل کر دیں۔"

"پھر کیا تھاری تھی میں اسے قتل کر سکتی تھیں۔"

"میں کس غصہ کے متعلق میں کچھ نہیں کہ سکتی وہ مخفی میں یا پا

پر چھپی ہیں۔ میں سچکتی تھیں اور مجھے یہی اسی طرح رخصی کر سکتی تھیں۔"

دست بے کہ دھنچے میں اپنے بھوٹ و دوساریں گھوٹنی ہیں۔"

چھوڑ جو ہبھی اس نہ کرے کے کامیابی اور کو شکش کرنے کا

کرکی طرح موصی۔ میں تھیں مکھ نظر آئے گے۔ اس نے اور ہراہم کی تباہیں کہ اس کو اس کے بعد ان

چھوڑ دیں۔ میں صوفی پر کستور اضلال طاری رہ۔ کھانے کے بعد ان

سے میں شہزادی تھی کیوں نہیں کہے میں سو نامی تھا۔ یہ ایک کافی

بڑا ادکاٹ دکھ رہا تھا۔ اس عمارت میں اس کے علاوہ دو بڑے بڑے تھے۔

ایک شعل غاز تھا اور ایک بیت انداز۔ ملڑکوں کی کوئی کوشش نہیں

تھی کہ وہ دو ڈال پہنچے ایک دوسرے کے شاسانی و روزگارے

ایک بھن کا شکار پر ٹپٹا۔ تاکہ اس کا سوال ہی تھیں پہاڑوں

تھارا کوئی تھا۔ کیا ایک بار اخون نے غصہ میں

کہا۔ پھر ہبھی نہیں کیا۔ ملی تھی کہ تھارا کا

کرباہ جاتے وقت بکرے کو بھی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرنے

لگا۔ مگر جید نے اسے روک دیا۔

پھر جب کوئی نی تیاری ہو گئی تو جید کر کے کوپنے پنگ پر

ٹھانے کی کوشش کرنے کا اور صوفی بے ساختہ نہیں پڑی۔

"یہ کیا رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

"میں مندرجی فرمیں گے کی تھی تین چھوٹے سے بڑے بڑے

خواب نظر آتے تھے۔ اور بولتا تھا قوائی ہی الپاراد جاتا ہے۔"

"تم بہت شریر ہو۔ آخر بکرا ساتھ لیے چھوٹے کیا صورت ہے؟"

"بکرے کے لیے۔ میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے میں

اسے پختگی کر رکھو۔"

"تھاری اوت پنگ باتیں سیری سکیں آتیں؟"

"خوبی تھوڑتھے۔ جید نے بکرے کی کوشش کرتے:

"میں تھیں عجھوڑوں گی کہ داہیں چلیں۔ وہ کامز کمیری

بات نہیں مال سکیں گے۔"

"چھ تھیں۔ تم واقع کے ساتھ تھیں کہ سکتی کہ کوئی سوچ

رہی ہے وہی ہو گا۔"

پھر وہ لات کے کھانے کے لیے آنھے کے صوفی نہم اور فکرمند

سوچنے گا کہ اس نے برا کیا۔ اس سے پہلے دھپے گئے ہو گئے تھیں۔

"تھاری داشت میں ہیں کہاں سے شروع کرنے کی تھیں؟"

پوٹ آپنے سے: "اُس نے اپنے سے کہا: "فی الحال ہم اتنا ہی

نہ کہا۔

بانٹے ہیں کہ ان کی داک پوٹ اٹھ کر تو سطھے آتی ہے مگر مخفی ہے۔

آپ اس سے زیادہ جانتے ہیں۔"

"ہبھی، سیری معلوم ہیں اتنی تھیں میں صدالی سے مل پڑ

سکتی تھیں۔"

صوفی کو ہبھی پوچھا۔ پھر وہ ذلیل یہ رسی لست میں دھل پڑ گئے۔

حقائق ایک چھٹا شامہ تھا۔ اسے کوئی عیرتی قرار دیا ہے اور اسی

ہبھی بیان دیا۔ اچھا اس سطھے تھے۔ ایک چھٹا سا

پار ہوا تھا۔ دیکھنا ہوا تھا۔ دو ہاتھ میں تھے اور ایک اٹھریت

کا بخ خاتا تھا۔

کسٹر جگہ اسی میں شاندار نظر اٹھنے لگا۔ اس داک پوٹ آپنے

کو جید کو یہیں بڑھا۔

کو جید کو یہیں بڑھا۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

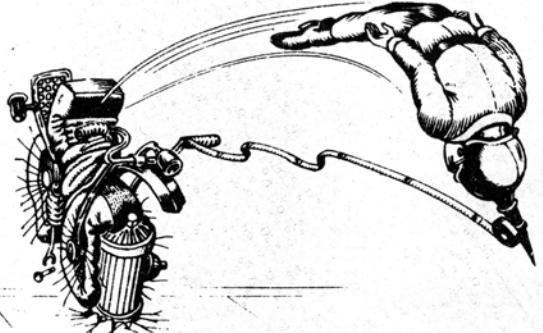
وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔

وہ دو ڈال پہنچے اسے کہے تھے۔ بلے بھیٹو چھوڑ دیں۔



"کل سے میر بکار اس طرح کی ایک شروع کرنے جا رہا توں۔"

صوفی کچھ نہیں بولی۔ وہ شاید پہنچنے کے موڑیں تھیں تھیں۔

مید دوب پر کئے غفلت حصول میں جیپ دھاتا تھا اور ارم کی ڈک آئی۔ پوست افسن کا توٹی کرنی آئی صفوی اطلاع دیتا تھا۔ اور هر بات ہوئی۔ صورہ صوفی کو ایک بولی میں چھوڑ کر پوچھ رکھ لی کی تو والی طرف میں پڑا صوفی۔ اُس نے ہماخاک وہ اس کیلئے چھوڑ دی کوئی اور بات کو دیجھ لیتی۔ کہ کیس ان کا سڑاغ ایک سبیل کی لاش میں جارہا ہے۔ پڑیں ہیں صوفی نے اس پر لین کیا تھا۔ اس نیں لیکن وہ بکھر بولی میں نہیں تھی۔ مید دے گھر کا ہماخاک وہ اس کے دست کی بندے اوس سبیل ایک گز اسکوں میں پڑھا ہے۔ اُرہ فل گئی تو تیتوں کا دوت اپھا گزے کا۔

کو والی پیچنگ کارس نے اپنے گھان کو حالت سے آگاہ کیا اور تباہ کر پوچھ اسکی طبق سے پیتا کہتی۔ اُسے بڑی دشواری سے پفرم بخی کو قابوں کرنا پڑا۔

اس کے بعد اس نے کو والی سے فردی کوڑنگ کا لی۔ پھر تھر بآپچو منٹ تک فون پر گفتگو ہوئی۔ بھی تھریو نے تباہ کی جس کی روپٹ اس کے پیلے ایمان بخش اور منی خیز تھیں کہ اس سے زیادہ اس نے اُر کچھ نہیں کہا۔ اس نے تھر کو مزید تین دن دیے جیسی دو پوچھی کی لاش میں صرف کرتا۔

بکل داپ اگر میس دے صوفی کو اطلاع دی کہ اس کی مدد نہیں کی جائی۔ اسکی لاش کیلئے وہ گیا تھا۔ اُسکی بختی کی جیل پر شہر میں ہی۔ صوفی نے اس مطلع اور مزید رکھنی۔

"لی خال ہے،" "مجید نے کہا۔" کیل دم کی ہیں کسی ہوش میں چلے جائیں۔

"ہیں۔ مجھے ڈک بلکل پر کون فضا بہت پسند ہے؟" صوفی نے جواب دیا۔

"اُل "مجید نے ایک ٹھیلی سانس میں" چاروں ہن میں نہیں

نہیں کرے کا خیال ہے کہیں قوم کام ہوں۔" مجید نے کہا۔

بکھر پڑتے ہیں۔"

"اوہ... جتاب؟" دکاڑا دپ کرتا ہوا بولا۔" کوئی گوڑ پڑھے؟"

"اپ سی سکوکی آؤتی ہیں۔ پوست اپنی ذات تک مدد رکھے کا۔ ہمارے عکے کوں اگر کی لاش ہے۔ جیب کی آئے اسے یہاں

لوك کر کو وال شہر کو فون دیجئے کا پیشا میں اپ صرف اتنا ہی کہتے ہیں۔ بھی تو کوئی کیتھیں۔ اُس کے لیا پا کو اس دقت

کم دے کے رکھنا پڑے کا جب تک کل پسیں نہ آئتے۔"

"تیک کیے دکلیں گا جتاب؟" پوست اسٹرک کو خفردہ سانظر

انے لگا۔

"یہاں اپ کے پاس سنتے آؤتی ہیں اور آپ اپ بیٹے پتے

ہوئی کوڑنک سکیں گے۔"

"اگر اس نے فارڈا اپ کر دی تو چاہے؟"

"لوہ گھر لیتے ہیں۔ وہ کوئی بیٹا شہر نہیں ہے۔ ایک شرافت

ادی ہے۔ بس دیلے ہیں۔ اس کے ساتھ بھائی اسے کہے۔ کوئی کھانا ہے۔ اپ

گر آسے اتنی در بوقولی میں کہا نے کیسے تو آہا جانے کا ہے۔"

"اپسی بات ہے جتاب۔ میں پری اپنی کوکش کر دیں گا۔"

"اچھا۔ لیکن ایسا بھی ہو جائے کہ اُس کی ڈک آتی دن تک

پٹی لوگی ہو۔"

"میرا خالے کے کہ ایسا بھی نہیں ہوا۔ دیا تو اسی دل بنی گئے

ہیں جس دن ڈک بھی ہے۔ مادو سرے دن۔ تیرسا دن تو یہی یادداشت

میں کبھی جاہی نہیں۔ یہ سب کچھ اس لیے یاد کیے کہ اسے ایک

حیرت انحری بات پہنچتا ہے۔ آخڑا ہیں کس ہر علم جو ہما ہے کہ کچھ ہی

آن کی ڈک پڑھنی ہے۔"

"اپسے اس سے اس کے متعلق پوچھنے رہا ہے؟"

"میں ہاں پوچھا تھا لیکن آنحضرت نے بُری لارڈانی سے جواب دیا

خاک اتفاقات میں۔"

"خراپ آپ خیال دیکھے گا۔"

"یقیناً خالہ کوں گا جاتا ہے۔"

"وہ پھر کرے میں اپس آنگے مورفینس کو شہری کی نظر سے

دیکھ دی تھی۔"

"اویں،" جیدے اس سے کہا۔

وہ پھر کاٹیں میں کبھی اور صوفیتے پوچھا۔ تم اُسے پوست اسٹر

ر گئے تھے۔"

"ہیں بیتا مکھت۔"

"ک مطلب ہے۔"

"یہ کوکش کر رہا تھا کہ وہ پوچھ رکھ دیا۔" تکن کہتے

کارڈ پندرہ نسلیت دقت پوست اسٹر کا ہاتھ کا پہ بھتے تھے

ہست کی لڑکی تھیں۔ اس لیے تو جبی پورتین پی صلوٰہ بولی۔

جیسے پوچھ رکھی۔ میشلن پوچھ پوچھ شروع کی۔

"میں ہاں۔" پوست اسٹر کی ایک صاحب ہیں۔ وہ اسی

من رپنے خلود اور منی اور ملکتے ہیں۔ بھی ہاں۔ دبے پتلے اور بھے

سے بڑی بڑی کوکھل دلتے ہیں۔

"اور کھڑاں کے ساتھ اپنے لئے دعویٰ ہوتے ہیں۔" ایک

ملکتے ہیں۔ پاچھوٹاں کے قریبی کھڑا۔

"اگر کھڑا۔" میکہ جیدے کے ساتھ بدل۔

"جوت کاٹ لیں۔" میکہ پاچھبنا پوچھا بولا۔" دیکھنے جائز۔"

د مکلایا۔" میکہ دانتی میکہ جیدے کے ساتھ بھائی کے ساتھ جائز۔

کہ دہبت حسین ہوئے ہے۔" جیدے اس کا تکشیل کا۔

"پچھے بھی کیں۔" میکہ جینپی ہوتی ہے۔

دنخا جیدے ذہن میں ایک شہری سڑاک اور ملک کو دکھانہ بھاٹلا۔

جیسی نوٹے لگا۔ آسے یاد آیا تھا کہ دکھنے کے ساتھ بدل۔

جیسی نوٹے لگا۔ اسے یاد آیا تھا کہ دکھنے کے ساتھ بدل۔

"او... نئے... جی ہاں... بالکل بالکل۔"

پوست اسٹر نے شور و نیک کا سکیں کی تصدیق کی۔

"وہ بھلی بار بیان کب آئے تھے۔" جیدے پوچھا۔

"ہاں... دیکھنے تھے ہی۔" پوست اسٹر کوچھ رکھتا بولا۔" شام

تین یا چار دن گزرے۔"

"کیا یہ دہرت ساتھ تھی؟"

"نہیں تھا۔" میکہ بل پڑا۔

"کیا آپ اپنی اطلاع دلاتے ہیں کہ کاں کی ڈک آئی ہے؟"

"نہیں تھا۔" پوست اسٹر نے بہادری آتے ہیں۔ مجید

علم نہیں ہے کہ کاٹا تھا کہ بھل ہے۔"

"آپ ڈاکیں نہ کیلے اور حیرتیے۔" مجید نے پوست اسٹر

کو ہمار پنچھے کا شاہ کیا اور صوفیتے سے بولا۔" تمہیں ہمہرو۔"

پوست اسٹر نے لائڈے میں آئے۔

"فرمایے جتاب؟" پوست اسٹر کیا۔ اس کے لیے جیدے جیتی۔

جیسے جیتے جیتے جیتے جیتے۔

کارڈ پندرہ نسلیت دقت پوست اسٹر کا ہاتھ کا پہ بھتے تھے

"پلوہ ہیں پلیں۔ بڑی بیال کا بہت محول کر دیجی بھول۔ مجھے  
کھل جاؤ اور نتائجے سے پیار ہے۔" "آن کی جو پھیں یہ صوفی نے ایک طبیں ساش کے ساتھ کہا۔  
"میں نے ایک باکھی تباکو پیار نے کی روشنی کی عین بیک  
جسے منہ کے بیل بنیے چلا آتا رہا۔ اس عدن یہ بات میری کہنی آئی  
تھی کہ جنکی خواکپی کرنے سے پہلے ایک عذر پڑا۔ میری شفافیت کا انعام فخر  
کر دیا گی۔" پھر وہیں آس ویٹر سے پوچھا ہو جان پکنیں میں سفر  
کرنے کی خواکپی کرنے سے تیری سے تقدیر ہے۔ اور ویٹر کو جانیا جو شارد  
کپن کی طرف جلا رہا تھا۔

"پڑھیں، تم کیا کہے گئے۔ میں نے کچھ بھی سننا یا  
غدیر میں اس وقت خود کو کھل جائیں جس میں کوہی بودھ ہے؟  
"بھیں تاذ کیا ہے رہے تھے؟"

"ایام "مجید" پھر ایک مخدنی انسانی اور بولا" میں یہ  
کہدا ہے۔ حاکم کی خواہ اُنہی بہت اچھی جیزبے۔ لیکن نے اسی بیان  
پنچ آٹاں نے تو ششی ہے؟  
"یام کوئی بہت بڑے غسلی ہو یا بالکل احتقانی تھا۔ مخدنی باتیں  
میری بھویں بھیں ائمہ؟"

"حالانکو جگرے میں زیری بات بھی لیتے ہیں:  
"تب عجیب کرے ہی ہو گے یا صوفی نے شرлат اور مسکرات  
کے ساتھ کاہا اور پھر اس سوم ٹانے میں بیک اُسے سکن ساہولی  
ہوا۔ اس کی نظر میں دنیا کی بھروسہ دنیا کی بھروسہ۔

"کیا بات ہے؟ تھی جید لکھا لیا۔  
"پاپا! اس نے اسرا چلتے ہیں؟" دیڑنے مکار کہا۔  
ایڈ اونکل نکال کر دیکھ کر میری بھروسے کہا۔ "عوادیں اس کا  
علم ہے۔ ہونے پائے کہ تیر ان کی نڑاں میں ہوں۔ درستہ وہ بیال ایک  
سیکنڈ کے لیے نہ بھریں گے؟"

☆  
"بھیں چنانچہ۔ اپنے ملکیں۔ ہبھیں کھاتے ہیں:  
"یمن الگ وہ شام کوئے آئے تو۔"  
"اہمیں تک توہین ہوتا یا ہے جب کہ وہ جب بھی دوپہر کو شرط  
لاتے ہیں شام کوئی خود بھیں کھاتا ہے؟"

"چھ بات ہے۔ توہین بیال کس وقت آؤں؟  
"یہی سات بجے تک" دیڑنے کا۔  
مجید اس کے پڑھانے کے بعد بھی دنیا کی دنیا سے  
کیوں کیا بات ہے؟ صوفی نے پوچھا۔ آن کی نکتوں اس نے  
ہیں کسی تھی کھٹکے کے دہان میں وہ سرے دلے دنے سے ہی پر  
کھڑی ادھر آؤ۔ دنیا کی تھی۔"

"غلط، دم بھیں ہو سکتے جس نے ایک بارہ بیاں پا اور دیکھا ہے  
وہ اخیر خلکی سے بھول کے گا۔ پھر میرے توہین بیال میں:  
"آخر میں کونی خصوصیت ہے؟ بھیں کی پناہ کوئی بھیں

اس طرف ہمارا مختکہ آڑا ہے؟" "خیراب بیش پہچانتے میں غلط بھیں کر سکتی مگر وہ اتنی  
جلدی کبال غائب ہو گئے۔" "کیا تمہیں آئیں درازے سے بہر نکلتے دیکھا تھا؟"  
کر کرہ تو دیکھ کر شکست شدم کر دیا۔ "جید نے جان  
لپٹ کے بعد وہ پھر ڈال بلکل کی طرف روانہ ہو گئے جید نے  
سوچ کی قسم کے سماں بھیں کہے سکتی۔ ایک لحظہ کے فیضی بھیں  
دل میں پر فیکر کر گایا۔ دینے لگا جس نے اس کو ایسا ہمکار کیا کہ اس کی  
اس کی خوشی ہر بار کوئی حقیقی۔ اس کی دانت میں اب صوفی بودھ میں لانا  
بہت مشکل کام ہو گیا تھا۔  
وہاپنَا چلا جلوہ نہ ماتسوں میں بدائلے جیپ ڈرائیور کرتا رہا۔  
"دیکھو! ایک بات کوئی میں اب کہے۔" صوفی نے پوچھا۔  
بھر جانی کی اولاد کیا۔  
"کیا؟" "پاپا! مجھے نہیں بلکہ تیس دیکھ کر اس طرف چل گئے۔"  
"کیا اصل نہ کوئی خوشی کے پاس کیا ہے؟" "جید اُسیں نکال کر لولا مکرم  
سن جعل گیا۔ اسے خالی آگی کر یہ طریقے طلب اس کا معمود اور زیادہ خراب  
کر دے گا۔ لہذا اس نے کہا۔" ادا چاہیں گئی۔ وہ اس پیسے اسیں  
کے ساتھ نہیں آتی جاتی۔ کہیں ان کا کام کو دن کے لیے رک  
ذہبی۔ غانجا وہاپنی میں کر لیتے کہ بعد ایسی میں سے بالبقام  
کرنے کا لارڈ رکھتے ہیں۔ تیک بھی پہنچنے پر میرے کمپ پلانہ ہے  
اوہ اخیں اور خوبی میں کوئی کہتے کام موفر نہیں۔" "کیا کہنے پڑتے ہیں؟"  
"اہ!؟ صوفی کا ہر کام وہ کوئی بھی کہنے پڑتے ہیں۔" تیک بھی کہنے پڑتے ہیں  
"تیک! میں ختر کیا کیا بات ہے۔ میں ان سے صوف دیا ہیں  
بانیں پوچھوں گا۔ اس کے بعد یہ بھل جان کا کہیں ان سے لاقات  
جس بھوئی تھی؟  
"تمہرے پا پا لوگ ہوتے ہیں پکے ڈالا؟"  
"کیا مطلب؟"  
"میں تھاکرے پا پا کوئی کہہ رہا ہوں۔ اسی وقت مجھے اپنا پا یاد  
آتا ہے؟"  
"کیوں؟" صوفی نے حیرت سے کہا۔ "تم بھی بدقیقی سے ان  
کا ذکر کر رہے ہو۔"  
"لیکر! اُن کی نات سے کچھ ایسی تیز یادیں نہ ملتے ہیں؟"  
"کیا دلخواہ اُن چوڑل سے دوسری رکھی جو جلک پانہ پہنچے  
جیسیں اُن کی ایک میں کا نہ تھا۔ اُن کا پانہ اس سے پیش کاچھیں ہیں؟"  
"پڑھنے بھی بیات ہو۔" صوفی نے خوش گاری سبھیں کہا اور

جگہ پہلیاں نہ بھی کرو۔

آن کی تین بیویاں تھیں اور اسے جارہ جن پتے تھے۔

ایک تین بیویاں تھے وہ سب پتے آج بھی بادیں۔ جن وقت وہ

سچھپے پاراہ پاراہ ہوئے، پاپا جان چھڑان شکل بوجانی، آڑکی دل ستک آگر انھیں نے کوئی میزراہی سے کام کیا تو جان کوئی تباہی تین بیویاں میں چھڑک کر اسی کے بچل سے تباہی

دن ستک آگر انھیں نے کوئی میزراہی تباہی تین بیویاں میں چھڑک کر اسی کے بچل سے تباہی

چھڑک پڑی تھی، ہر ایک دوسرا پر انعام کوئی کمی کے بچل سے تباہی

اک پاپا یہ نیک کام کر سکتے ہیں، پاپا اس وقت تک کوئی کوئی تباہی تین بیویاں میں ڈالنے تھے۔

اپاک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

چھڑک کا خاپا پالنے جیج کر کیا، اسے پس پھر جیپے کو چھپنے کے قدر کس کے

”جی بال فرمیا“

”اپکے ساتھ ایک تھری بھی تھیں“

”جی بال تھیں تو۔ فرمیے“



## برخونے کے بعد جیلک

بچ پانے والے باپ کے پاس پہنچا تو باپ نے کہا؟ اتنی دیر سے کہا تھے؟ سیاقیں بھر کی ہوں گے پھر سیاقیں ریتیں راں میں کھانا کھائیں؟“

بچے نے کہا؟ ”بچے تو ماں بھر کر نہیں ہے میں چار سیکٹ اور پانچ کپ سس کر کم کھا چکا ہوں؟“

اس کے باپ نے پوچھا؟ ”وہ کیسے؟“

تمہارے پاس بھر کر کے سامنے ہی ”ڈاؤن“

کیا ہے؟“

بچے نے کہا؟ ”بچے تو میں اور لیساں بدلی کرنے کا شاندی“

وہ سیکٹ دلوں بعد وہر کو سویا تھا اس سے اس کی طبیعت پچھلے سلسلہ

کی ہوئی تھی، بچہ بھی جیسے اس تو قہقہے نہیں ہے دنیا پاٹھا تھا۔

تمہارے پاس بھر کر کے سامنے ہی ”ڈاؤن“

کیا ہے؟“

بچے نے کہا؟ ”پیسروں کی خودرت نہیں“

پڑی، میں تو اسیونہی اور ہر اور دنہارا جھکتا

پھر جیسے کھو گیا ہوں۔“

میکر ہے کہ ان حالات میں پسیں اُس پر بھی شبکہ کر سکتی ہے فریوی الہمالی کی ہیلیات اُس سکے پہنچنے کے بعد میں اُس کا کافی یہ ہے تاں کی خواہی بھول کر دشواری نہ ہو۔

وہ سات بخت کے اختصار میں شہری ملکوں کے چکر لگانے لئے ایک جگہ تھی اسی شدت سے غصہ آیا ہو کہ اس نے اسے قلنی کر دیا۔

کوئی بیکاری کی طرف سچے کے بعد پوشیر کیوں ایک موالیہ شان بن کر اس کے سامنے اکھی ہوئی اگر پر فیسر ہی تو یہی کافی تھا۔

وہ پھر یہ مورت کی قسم کا کوارا کارہ کر ہے اس نے لاذیل کے بیان میں قائم کرنے کی وجہ سے کوئی کوئی مورت میں اس کے اور پھر ایسی مورت میں جگہ دو چوہم دھلتی دالت کو اسی وقت ہوئی تو فراس سے غائب ہی تھی جس سوت و نیوں کا قتل ہاٹھ پاٹھ کر دیا تھا پھر خود اُس کی لڑکی کا بیان ہے۔

کروہ طخت کی حاتم سکی کوئی کوئی بھی کوئی سوت و نیوں کے سامنے ہے۔

عیدِ حصر تھا اور اس بھی بُرمتی رہیں پرانے کے بعد وہ سچے میں مدد میں کی پورا کرنا سیکھوں کرنے کا تھا۔ داڑم اُس کی وہ ایک سوچی پڑے۔

پڑھے سوچی، پڑھنے کے لئے سواری، اگر مددی اسے جھنجور کر نہ جھکاتی تو شامدہ دلت تکستاہی رہ جاتا۔

”اوہ تم سورہ ہو ہو، دیکھو پچھنچ گئے ہیں سوت بنتے ہوئیں ایں پھر کام جائیں؟“

حید اٹھ چکا، ”چھوڑی دیر کوچوچارا پھر لولا میرا خال“

ہے کہ میکر کے پاس بھر کے سامنے ہی ”ڈاؤن“

کیوں کیا ہو گا؟“

تمہارے پاس بھر کر کے سامنے ہی ”ڈاؤن“

کیا ہے؟“

بچے نے کہا؟ ”پیسروں کی خودرت نہیں“

پڑی، میں تو اسیونہی اور ہر اور دنہارا جھکتا

پھر جیسے کھو گیا ہوں۔“

★

”اوغل کے دشمن کیا ہے؟“ جیسے جیسے میدھاڑا۔

لوزر کی اور اُس نے کہا؟“ اسے صاحب کیا راہیں پر بادکوئی

سچھپے پاراہ پاراہ ہوئے، پاپا جان چھڑان شکل بوجانی، آڑکی

دن ستک آگر انھیں نے کوئی میزراہی تباہی تین بیویاں میں چھڑک کر اسی کے بچل سے تباہی

چھڑک پڑی تھی، ہر ایک دوسرا پر انعام کوئی کمی کے بچل سے تباہی

کوئی سیکھ بھر کرے نہیں پائے۔ ”لوزر نہ اور زیادہ میزراہی کے ساتھ میزراہی سے“

کوئی سیکھ بھر کرے نہیں اور لیگیں اور لیگیں جیسے کوچھ کوچھ کے قدر کس کے

”میزراہی میزراہی کے ساتھ میزراہی کے ساتھ میزراہی کے ساتھ میزراہی“

”ڈیلوڈی کے ساتھ میزراہی کے ساتھ میزراہی“

"بیں وہیں پل نہ مچل لیکن اس کے لیے میں تین دلدوہ بھتی  
 میں واپس جانا پڑے گا۔ میں رہ مچل گیا جوں" ۱  
 "کیا تم پہلی باریاں آئے ہو ؟"  
 "اں" ۲  
 صوفی بھر کہہ دیوں یہیں بدقت تمام اُس تک تک پہنچ کا  
 جو دلک بچلکی طرف جاتی تھی۔  
 "پاپا... دل کا صور آئے ہوں گے" دفعہ صوفیہ لے کہا۔  
 "ہو سکتا ہے" ۳  
 "امّج چ خالی عالم ہوتے ہو" ۴  
 "نہیں بالکل نہیں" ۵  
 تقریباً بیس منٹ بعد وہ دلک بچلے میں پہنچ گئے ۶  
 لیکن فربے میں قدم تکھی بی دلوں پر گویا بھی کی پر بڑی۔  
 ملٹے ہیں سرخی بیکس اُدام کریں پر مشی ٹوپی دلوں کو خونزراں  
 سے گھوڑی بھی پیش کیا تھا ایک ایسی شیری کا ساتھ جو شکار کی  
 تکلیں پر۔  
 "نہیں کیا تو سوچتے ہوں" ۷  
 "کیوں..... ۸ وہ صوفیہ کی طرف اتنا اٹھا کر لوٹنے تھے  
 شرم نہیں آئی تھی ۹  
 یہیں دیکھا صوفیہ کی عالت کیک زیادہ استرو گوگی۔  
 وہ کسی سری کھانے پوکے پہنچنے لازم کا پتھر ہی تھی۔  
 "یہ سری پناہ میں ہے" ۱۰ یہیں تقریباً تقریباً تقریباً تقریباً  
 "تم خدا شوہر ہی ہی" ۱۱ کاملاً طلاق کے گوش نہانی کرو گئی  
 "میں قابض گواہ پڑائیں ہو" ۱۲ صوفیہ طلاق کے لئے ہو۔  
 "میں نہیں جانتا ہو گا مگر شہریں پاہتی کتابتی میں سے  
 دیدہ ہوئے کافی ہو گئے" ۱۳  
 "یہ جالی کی سری بات کر دے یہ مسٹ بھی صوفیہ کوں  
 پچھی لیکن تیس آن کے درمیان گیا۔  
 "اں، جیش کے لیے۔ پاہاک نندگی میں نے برا دلک ہے۔  
 اگر اپنی دسری عورتوں سے دسمبی ہے تو اس کی زندگی میں ہی  
 "تھیں ابھی تھیں جیل بر جاؤں گاہ سرخی۔ کہنے ایک بار پہنچے  
 قدر دی جاسکتی ہیں۔ جنم خود کو چوڑو" ۱۴  
 "ایسے نہ دبدہ این کائنات کشید کر دیا اور اس کے شدیں خیڑے  
 کی آزاد دکر کر گئی۔  
 "یہیں رونکی ہے: اس نے حق چاہ کیا۔  
 "تم لے شہرت نہ کوئی لیکن میں اسے اپنی بیوی ثابت  
 کر سکتا ہوں" ۱۵  
 "میں تھا اخون پیک گی" ۱۶  
 "برفت دل کپنا کیونکہ دہست گئے ہے" ۱۷ صوفیہ کا ناٹھے

آئی تھی جس کے جپے پر علکے میں رہے ہوں" ۱۸  
 صوفیہ غامیں ہو گئی جیسے نے خوشی دی دلجد کہا۔  
 "تیس صدیں پر ما اعتماد تھا، آخر اس نے بتا ہی دیا۔  
 "میں یعنی ہیں ترکی کو اٹھوئے بتایا اونکا۔ ہو سکتا ہے کہ  
 اُنہیں کی اور ذریعے میں معلوم ہوا ہو۔" ۱۹  
 "اُنہیں نے بھی... اسی صاحب کے متعلق پوچھ گئی تھی جس  
 کی تلاش اپک کو ہے اور آنہوں نے مجھی پوچھا تاکہ بیل کوئی لیٹیں  
 اس کا علم صدارتی کے علاوہ اور کوئی تعاون پر فیصلہ کر لالا میں  
 بیل آئی ہو" ۲۰  
 صوفیہ تھریوں کو سکھ کر جھولو" ۲۱ میں اس پر  
 یعنی نہیں کر سکتی کہ مشتعل نے مجھی کو پیسے متعلق کھوتا یا بولا اب تک  
 یہ ضرور سکتا ہے کہ اعلیٰ نے اس کا تذکرہ تھا اسے اپنی سیلہ  
 حمید کو بادا گیا کیا آج اس نے بھرپوی کو فون پر اس کی اطاعت  
 دی تھی کہ صوفیہ اسے بیل کی علات میں لے بے تو کی خوبی کی انسان  
 نے بتایا اونکا اس کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ کیا یہی کو پر فرخ نو د  
 کوچاروں طرف سے گھر باؤ جو اس کو بکھلا لاثتیں سامنے آ جائے۔  
 "کیبل فلاموں کیوں ہو گئے؟" ۲۲ صوفیہ پوچھا۔  
 "قلعے جناب: میں سمجھتا ہوں" ۲۳  
 "اپنے آج تو اس کی دلک نہیں آئی" ۲۴  
 "خیز جناب: میں لے آج خاص طور سے اس پر دھیان دیا  
 تھا لیکن آج اُن کی دلک نہیں آئی" ۲۵  
 "بہرال اس سلطیں میں اپ سے جو کو کہا بھاچکا ہے وی کیجئے" ۲۶  
 "اپ مغلون ہے۔ سرو فرقہ نہونے پلے گا" ۲۷  
 "شکریہ: یہیں نہ برا کسی اور اس سے مصالوں کے گاہی کی  
 طرف گیا۔  
 "کپاں رو گئے تھے" صوفیہ نے پوچھا۔  
 "میر پوچھو: تھا سیلے کوئی ابھی اطلاع نہیں ہے" ۲۸  
 "کیا مطلب؟" ۲۹  
 "اسی تھا اہوں یہ حیدنے گاہی میں بیٹھنے کیا ہے جیپ  
 پھر مل پڑی، اوچیں بولا تھا میں بیل پیچنگی ہیں" ۳۰  
 "نہیں..." اس کے تھیزندہ کے قافیں کہا۔  
 "یہیں کرد، ابھی بھر جاؤں گا اسی جیسے کہ ملابس بدستور  
 قائم ہیں اس کی سمجھی نہیں اسی قائل اسے وہ کس طرح چپ کر لے گا۔  
 کسی نے اسے اسی طرح دستے دیکھا یا کیا سمجھے جیسے گاہی میں یہیں  
 رکھوں پر مٹیں پھیں اور آنہوں نے تصرف پر فیصلہ کے  
 دلارستہ بھیک گیا۔ توبہ تکرار اس کے لیے ایک نیجی تھی۔  
 "یہیں کو کیا کوئی ایسی لڑکی بھی پر فیصلہ کے بے میں چان کرنے

”میرے کسی ملے سے تم نے تیجہ اخذ کیا؟“  
”میرے... غیر... تم اخراج کو لوگی۔ مجھ سے چیز ہے“  
”ظالم کرنے والے ظلم برداشت کرنے کی قوت بھی رکھتے ہیں“  
”آہ... بہت فوب...“ محمد ہنسنے شروع کیا ایک سی فلم کی  
نوٹشک ہوئی ہے“  
”منیں بلکہ تم پسے لے گئے خداوند ہے ہو“  
”یہ سلسے میں مختصر ہے“  
”یہ روکی نایاب ہے اور تمہارے پھرالے نے ہو“  
”تم نے مجھ پر کوئی نہیں بتایا تھا!“ یہیں رو دینے والی  
وازیں صوفیہ سے پوچھا... لیکن صوفیہ کرف پڑھوں پڑھوں پڑھوں پڑھوں پڑھوں  
کرو گئی۔  
”تم مجھے نہیں جانتے! مسخری لائی۔“  
”میرے کوئی خوش سنتی ہے کہ میں تھیں میں جانتا ہیمبا پسے  
کافوں پہنچ رکھتا ہوا بولا؟“ یہیں بتاؤ کہ تم نے شرکس کی اجازت  
کے پھردا۔ یہ درجہ تم پر عائد ہو رہا ہے“  
”میرے پاس نسلِ فرمیدی کی اجازت نامہ موجود ہے“  
”لیکن طلب!“ یہیمبا کے حکم لے لگا۔  
”کیا تم تحریکوں کے مسخری نے تحریکیں لیجیں کہا۔  
”میں مزدود تحریکوں کا آگرہہ صلی ثابت ہوا تو تھیں سیاہ  
سے زبرد راست شہر اپس باتا پڑے گا“  
”مسخری کے اپنے ہندپس سے ایک تکمبو اخذ کرنا  
اور تمہیں کرف پڑھا دیا۔  
حیدر نے خیری کے سقط چیجان سے اوس اس کے طبقہ تحریک  
کو بچا تاہم اس کے لیے شکل بنیں گنا۔ اجازت نامہ تاپ کر کے  
چوہا ہنسنے خا بلکہ خوبی خوبی کیا تھا اور یہ اجازت نامہ کرف روپ تک  
کے پڑے گنا۔  
”تحیں یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ صوفیہ سیاہ آئی ہے؟“  
”پوچھا۔

یہ اطلاع صوفیہ کے یہ بھی شاید تو فرمی ہی تھی جو ہمیں کہتے  
اس کی بھی بڑی لینکن اس کی بھی نہیں تو فوت کے ساتھ جرتی تھی۔  
”تھی...؟“ وہ بخوب نکل کر بولی لینکن اس سے آگے اور کہے  
”ذہبہ سکی۔“  
”تم من...؟“ میڈیسٹرینی کی طرف آنکھی اکٹھ کر کہا۔ سو فول  
کے بیان میں ایک ایسا اضافہ کرنا پاہا اختیار ہے کہ پہلے پورے دھیروں کے  
یہ بچانی کے تھنکے کے علاوہ دُنیا میں اور کافی بگرد ملتی۔  
”میں“ اسے سرخی سے بیرونی انداز میں پیش کیا۔  
لینکن سرخی کی کہا جاتی دیے رہا امیں میں پورے دھیروں کی دنیا  
بڑی طرح اپنے بھی خیال اور اس کے پہرے پر پیش کی تھی جو دنیا  
پھٹت ہیں تھیں۔  
”تیر کیا رہی تھیں... تھی صوفیہ چھوڑی۔“  
”وقتاً موشِ رہو“ تھیں تھیں تھیں یا میا ہمیں افراط کریں  
کی رو رو وحی کی تاکری تھیں“  
”یہ غلط ہے... بالکل غلط!“ سترنی کی ہاتھ اٹھا کر کمزور  
آوازیں کہا۔ پھر فرش پر زبان پھیکر بولی۔ لینکن مجھے اس کی  
اعراف نہ کرے کہ میں نے لائیں کے بیان میں فائز کی اکاؤنٹ کا اضافہ کر لایا  
کی کوشش کی تھی۔  
”تھی... تم کئی ظالہ ہو“ صوفیہ نے کہا اور بچھوٹ بچھوٹ رونے لگی۔  
”سرخی رو موال سے اپنے پہرے کا پسیدن شک کر رہی تھی۔  
بچھوڑ میڈیسٹرین کو کہا۔ پھر بھی اور اسی معلوم ہوتے رہا جیسے وہ دوڑ کو کہا  
کی کوشش کر رہی ہو۔ دیکھتے اس کی انکھوں میں پورے دھیروں کی  
سی پہک خود کر آئی اور جو بڑیں مل کر لگیں ابھر نے گیں شاید اس  
نے بہت سختی سے داتوں پر دامت جائے تھے۔  
”ہاں۔ میں ظالم ہوں۔ پھر کہاں میں تھے تو پچھکی ہوں  
تم ظالم کیوں ہوئے اس نے موبائل کو گھوڑتے ہوئے ہے۔  
”جھےٹام سے فترت ہے۔“  
”لینکن میں ظالم کے بیڑا سکون نہیں پا سکتی یہ سترنی نے  
”میں نے تم سے کچھ بچیں ہیں کہا کہم ظالم سے فترت ہے کوئی۔ تم دوسرے  
پر ہم کر کے سکون حکومت کوئی ہو۔ میں تم سے تھے تھے اسکون خیس ہے۔“  
چاہتی۔ پھر تھیں اب حق پہنچا ہے کہ تھے سکون دینے دو۔  
”اس فلسفی کی رادا و چاہانی کے تھے کہ تم جو ہی ہے یہاں  
بہترتی میں کہل دھرم سوچی ہو۔ مجھے اس کی پرواہیں ہے۔“

”بیک قطعی خاموش ہوں۔ تم دھن گنتجو کرو“ جیسے لازم کی  
مفت دیکھ کر کلب اجڑے میں فکریت سے پیکنی حصہ کارہ تھا۔ حیدر  
نے تھہ لکارے وہاں سے جانے کا شمار کیا۔  
”ہاں بول، کیون آئی تھی یہاں؟“ میرجنی نے حیدر پرانت پتے  
ہوئے موفیسے پوچھا۔

”میں پاپا کی عاش میں آئی تھی۔“

”تجھے اجانت کس نے دی تھی؟“

”تجھے... مم... مجھے... اجانت...“

”ہاں اب تجھے جانت کی صورت ہیں بھی۔ تواب بالغ بُرگی ہے۔“

”بیک ہاتھ پتے“

”لیکن... تو شام دھوں رہی ہے کہ میں کون ہوں؟“

”میں... غدا کیلے مجھے میرے عال پر چھوڑ دو؟“

”اکس عالیں جو ہر کوئی پہن چب تیرا جنم دوں سے غالی ہو جائے۔“

”تو تجھے مجھے ماری ڈالو؟“ میرفینے سکیں۔

”میں تجھے سماں کر کارہاں کیلی“

”اے... تم عال و کاس کی!“ حیدر بول پڑا۔

”چھرمنے دھل دیا!“

”ہاں، میں یہاں قاذن کا نایا ہوں۔ تم میری موجودگی میں  
اے تھن کی دھکی دے کر کاذن بیک رہ سکتیں۔“

”لیکن پیڑی...“ میرفینے پہ کہنا جا اکیں حیدر دن بھک کر  
بولا۔ اب تم خاموش رہو ہیت پوچھا۔ میں کسی لیے فرد کو نظر نہیں  
کر سکتے جس پر درخت کی فعال کا سبب ہے جا رہا ہو۔“

”اے ثابت کرنے میں دنوں پیڑا جلدے گا“ میرجنی نے  
زخم کے ساتھ تکید۔

”ہاں جیکھے... اگر تیکی کسی سُتوں کو دھکے مار کر گلنے کی  
کوشش کر دیں گا تو یعنی دنوں کی آنکھوں میں سپینہ اسکا نہیں لگیں اگر  
یہ اس کی بجائے سُتوں کو بنیاد سے کھوڈنا شروع کر دیں تو۔۔۔ تب کیا  
ہو گا منز بھی...؟“

”میں نہیں سمجھیں کہ میا کہنا پڑتا ہے تو پہ دشاںوں کو جبٹ دے  
کر لا روانے لے لیں۔“

”میں تھارے غلاف چھوٹے چھوٹے جرام کے لیے شوہر مہیا  
کر دیں گا۔ کاشا دھوئی دلے کسی میں تھے ایک گاہ کے بیان میں لازم  
کرانے کی کوشش کی اور اس کیلے دھیرہ کا اقرار تھا۔“

”دیکھ بیک اچل کر کھنی ہو گئی۔ اس کا جھوک لاش کی طرح  
بے جان نغمہ نہ لگا۔“

چھا۔” گیڈنے ایک طویل سانس میں اور کچھ سوچنے لگا۔  
”احصل نے تھا ہے کہ میدین تم سے تسلی اگلی روشنیاں گل  
ہوں گی۔ پھر کارسے اُنگر بِ احمدے کی طرف بڑھا اور جیسے  
روٹی کو سرخی کے قواہ کر دے۔ ورنہ تھیں اڑاکے الزام سے  
سکون گا۔ سرخی کے سیاں کے مطابق رٹی نباخانے ہے۔ مجھے ملم  
ہیں اُنچارا تم اسے سرخی کی سرمنی کے غلاف روپ تخلیے جا  
رسنبے ہو۔“

”میں اس سے سروپا بیان پر یقین ہیں کہ ساتا۔“  
”تم یقین کرو بار کر دے۔“ تھری ایک رستاد بینی کی شیشیت  
رکھتی ہے اور کسی وقت بھی اسے بخاںے غلاف استعمال کرنی ہے۔  
”کیا آپ سے مرے یہی اخیں کوئی نظرداشتا ہے؟“ گیڈنے پوچھا  
”ہمیں تو... کیوں کیسا خط؟“  
عجید جو جاپ دینے کی جگہ سرخی کو ٹکوڑنے لگا۔ لیکن  
سرخی ایسے پر تقداد انداز میں نظر آرہی تھی جیسے اسے ساخت  
بات کوئی سروکاری نہ ہو۔  
”کیا تم کبھی کے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟“ دفعتاً وہ صوفیہ کی  
طرف ہوا۔

”اہ۔ میں پاپا کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔“  
”لیکن وہ تھیں اپنی قریبیں ہیں۔ رکھنے کا؟“  
”لیعنی چند اسے ٹکوڑنے لگا۔  
”وہ دور رکھتی کاتالی ہے؟“  
”ہمیں... یہ ہمیں ہو سکتا۔ یہ خلاط ہے۔ می۔ غذا کے یہے  
سو فہریتیں۔“

”وہ شور دھنی کاتالی ہے۔ اسے دھنیا کی قوت ہمیں پہنچانے کا۔“  
”کیا تم نے دلائل کے علاوہ بھی کوئی اور لوگوں تیار کر لیا ہے؟“  
عجید نے مسکرا کر کہا۔

”لیعنی اُدھی بھائیکی کی اندازیں مسکنی ہیں۔“ میں نے اس بد  
ایک بڑے افسوس کو رکھتے دی ہے۔  
”اچھا۔“ گیڈنے سرخی کو سیاہی کی طرف ہوا۔

”ہم خاموش رہوں گی۔“ صوفیہ سریش بیان انداز میں چھینے  
لیے ہیں۔ تھا تھا ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ تھری جو جو منیں کہ سیاسی  
میں بالائے ہوں۔ ہمیں رہوں گی... ہمیں رہوں گی۔ غلام ہمہ میں  
پاپا کے ساتھ رہوں گی۔“

”صہ... ولی... میرا؟“ فریدی کا ٹھہرائی اکبیرا۔ ”شدر نہ چاہو،“  
”یہ بہت بڑی طرح ہے کافی کافی ہے۔“ سرخی دانت سیس  
کر بولی۔

”میں اس معاملے سے کوئی سروکار نہیں۔ میں فی الحال اپ  
سے پر فیسر کے تعلق گتلگو کرنا چاہتا ہوں؟“  
”تو کیا یہ... یعنی بھائیکی کے پیچے تھے۔“ اگلی گاڑی کی رفتار

”... نہیں...“  
”وہ اس طرح باختہ اعتمانے ہوئے۔“ نہیں نہیں۔ ”یعنی بھائی  
کر قریبی۔ بالکل ایسا ہی معلوم ہوہا تھا جیسے اس پر سربراہ اکادمی پا  
ہو۔ پھر اہم تھا ہے اُس کی آوارگی نہیں بھتی تھی۔ مجھے اس پر جھکا جھکا  
آسے آوارگی دے رہا تھا۔ آخر وہ بالکل خاموش ہو گئی۔  
”بے ہوش ہو گئی“ یہی نہیں تھے۔ عورت ہو کر تشویش کن لیے  
ہیں کہا۔  
”وہ بہت بذیافتی طریقی ہے۔“ سرخی نے اپنی جگہ سے اٹھنے  
لایا۔

”تمہاری بیٹی لاکھ ہے۔“  
”یقیناً۔ لیکن اپنے باپ کی طرح پورا اور بندول ہے۔“  
فریدی کو چکر دھکدا تھا۔ وہ غون کے گھوٹ پر کر رہا گا۔ وہ  
اس کا تولد چاہتا تھا اسے اُنھا کھڑکی کے باہر پھینک دے۔  
”آخر باپ کس بنا پر کہہ رہے ہیں کہیں ہی اسی کاتالی ہے؟“  
سرخی نے فریدی سے پوچھا۔

”میں نے وہ پوچھیا تھا کہ کوئی کوول ہے۔“ اس میں سے کچھ ایسی  
پیشیں برآمد ہوئیں۔ مثال کے طور پر کچھ طفولی بودھو تھی کے کسی عاشق  
نے اسے کچھ تھی اور ایک تصور تھا۔ میں خود سرخی کی پانچ سوچی پانچ کی ماشی  
کے باوجودیں اپنے ڈالے کھلی نظر آ رہا ہے۔ ان طوفیں سے ایک میں  
تھری تھا۔ بھیج کی ایسی چینی کی تلاش تھی جس سے اس خارج پر  
کوئی رہنی پڑے اور شاید وہ فسروں کی تھی تیزی کی تلاش میں دھماکہ  
آنے تھے۔ بہر حال میں نے اخیں اس نے پوچھا۔ کیا آپ بھیلی رات ناگارت میں  
کارسٹ کی پاؤں سے دلوں ہاتھوں سے فٹ رہیں اور دھیج دھیج دھیج مستقبل  
کے لیے تھی کچھ کارکو۔ بھیل زندگی میں ہمیں بہت کچھ ملا مختصر تھا۔ اسی  
کو تھی تھی۔ کھلکھل میں ایک پوچھیدہ تھوڑی کھوٹنے کی کوشش  
کو شتعل کر دیتے کے لیے کافی نہیں ہے۔“

”یقیناً۔ یقیناً۔“ سرخی نے بھی میں سے پہلے بدلا یکین رہنٹا  
مجید نے فریدی کو چھپتے دیکھا۔ وہ کھڑکی کی طرف بھٹاکتا۔ ساتھی ہی  
سے کچھ ایسی آوارگی جیسے کوئی بندوں سے کو وہ۔  
”مھر ہو۔ پر فیسر۔ درد گولی مار دوں گا۔“ مھر ہو۔“ فریدی نے

کہا اور دروانے کی طرف گھٹا۔ میں بھی درد ہوا۔ اور دلوں دوڑتے  
ہمے پہاڑ بنتا۔ اس کے بخلاف صوفیہ کی حالت بیرونی۔ وہ  
آنکھ میں کی پشتت سے گلی ہوئی ہاتھ پر ہی تھی۔ اس کی زبان بلدار  
ہو گئی۔ پھر تیرتی نظر آئی۔  
آئی ادھر چاند یہ مرے میں مد نہ ہو گئی۔ کاڑی کی آوارگو ہوئے تھے۔  
فریدی کچھ بیجا کر کچھ ایسکا لیکن اب سوچنے پر بھروسہ ہوئے اور  
دوڑتھی کے تاثی وہی ہیں۔“

”نہیں... صوفیہ دلوں باختہ اکثریتی۔“ نہیں... نہیں

”یہاپ کا بھی معاملہ ہے اپ جانئے؟“  
”لیکن آپ کا اس سٹٹ۔“  
”خود اس اگر میرا نام اس نذر کے میں لائیں تو میں تم پر ازالہ  
ہو۔ پھر اہم تھا ہے اُس کی آوارگی نہیں بھتی تھی۔ مجھے اس پر جھکا جھکا  
آسے آوارگی دے رہا تھا۔ آخر وہ بالکل خاموش ہو گئی۔

پسند گوں کے یہی کرے کی خضاں پر جھکیں خاموشی سلط  
اکٹی۔ پھر فریدی نے سرخی کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”جھبڑی مات میں  
نے پر فیسر کو سرخی کی طرف دیکھ دی۔“

”کہاں چھینتے پوچھا۔“

”اُسی ناگارت میں جہاں مور دھوکی کی لاش میں تھی۔“  
”چھر... چھر۔“ اپنے ناخنیں بعدکیں بیکیں ”صوفیہ نے  
ضھر پر ایجاد کیا۔“

”اے یہی پھر تھے آدمی ہوتا کہ اپنے بیکنی نے لازمی کی طرف  
لے کر انسوں ہے کہ اسی پھر تھے پن کی وجہ سے وہ میرے ہاتھ  
اُسکے۔ بیرا خالی ہے کہ اپنے بیکنی نے لازمی کی طرف بھیج گئی ہیں۔“

سرخی ایسے پر تھی اور فریدی کے ساتھی اس کی طرف  
”کیا بات ہے؟“

”کچھ نہیں۔“ اپنی بڑی کوہیاں سے جانا چاہتی تھی۔  
”کچھ نہیں۔“ اسے رہنے والے رہنے والے ایسا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی کوئی تحریری  
تھی۔ اس کا پاس ہے یہ عدالت میں میرے غلاف استعمال کریں۔“

”کیوں سرخی؟“  
”پھر تھے۔“ اسی پہلی کوہیاں سے جانا چاہتی تھی۔

”اپ کوں نے دکا ہے؟“ فریدی نے ہر بتتے کہا۔  
”یہ حضرت خواجہ آسے ہے۔“ ہمکا ہے میں یہ سرخی نے زندگی کی طرف  
دیکھ کر کہا۔

”جھکے کی نہیں۔“ ہمکا یا صوفیہ بھرتی ہوئی اور اس میں  
”تم خاموش رہ یوں سرخی دھڑاڑی۔“

”میں نے اخیں رکھنے کی تھیں۔“ اسی پہلی کوہیاں سے جانا چاہتی تھی۔  
”اوڑو۔ آئیں کرنی فریدی کی ہے۔“

”شاپر بھیں نہیں آئی ہے۔“ گھر میں ”عجم“ کا نام  
ہنا کر کہا۔

”ہو سکتا ہے۔“ سرخی نے لایا۔ اسی سے کہا اور صوفیہ کی  
ٹھنڈی پر زندگی ہر افسوس رہے گا۔“

”جھے غادہ غادہ فوڑہ کرنے کی کوشش نہ کرو۔“ صوفیہ  
رہا۔ اسی اوقات میں بولی۔ عجیب اسی وقت کیے تیار ہو جاؤ۔ وہ دھنیں اپنی اسی  
آئی۔ شاید کوئی کار اندر آئی تھی۔ مجید اگھریگا۔ کار ٹھیک برائی میں

بہت تیرتھی تکن اس کا تarse شہر کی طرف ہنسنے خدا۔  
”اپنے نہ صبرے میں کیسے پھیلایا یا چیدنے پوچھا۔  
”مودعین۔ مکملی میں بیپ کی رعنی تھی جی۔ میں نے اس کی تکن  
رعنی تھیں۔“

عینستے اسے اسی کا واقع تباہ کر کس طرح وہ اخینی ثانی  
کے کہٹل سے خاتم ہو گا تھا۔ فربودی کپڑے بولا۔ دفعہ گاڑیاں  
اُجے بچے ودھتی رہی۔ پھر مدد جل کر اگلی کارڈی مولک بے ہنہ وہنہ  
پچھے راستے پر اتری۔ وہ بھی جیپ بنی اولاد اس کی پہلی اور اونٹش  
بھی اسکا سوال کیا جاتا تھا۔ فربودی کو فرداد کر فربودی کو فرداد کر  
کردنی پڑی تھیں۔ سینک انکی جیب اپنی کوئی دنچکوے لیتی صالی جا  
رہی تھی۔ پھر اپنے بچے ٹھیک ہوئے کے شروع ہو گئے اور دشمن  
جیپ ٹھوک کے درمیان حلق ٹھانی۔ پھر ایک بچہ راشیج میں تائے  
ہیں جو دیکھ بھی جائی تو وہ حلا کا توبت ہی رکھنے پڑتا جاوائی  
کے پورستائی دیتا۔ فربودی نے بڑی بخت سے اپنی کارڈی کے پریک  
ٹکڑا اور اور وہ حقیقت اپنے اٹھتے پیچے سانچے بندر کے وہ بچے کو توڑ  
گلاد۔ دفعہ بھی پوری بخت سے اسی طرف دوڑ رہے تھے۔ پھر حارلی  
جیپ ہوا تھی۔ فربودی نے دوڑتے ہوئے شارع یونیورسٹی کی۔ وہ  
منظورہ اور اونٹا تھا۔ قریباً سامنے ٹھوٹتی بچے جیپ کے پچھے تھے  
شعلے نکل رہے تھے اور وہ توڑے توڑے نیزیدہ نیزیدہ بہنے والی  
نندی میں ٹھوٹی بھی تھی۔

”یعنی۔ اس کا ذمہ قیانی ٹھوٹا اچھا تھا؟“ جیسے نہ صدقہ ہاں  
لے کر کہا۔“ یہ چاری صوفیہ پر کیا گزر سکے؟“  
”فربودی کپڑے بولا۔“ صوفیہ دی بعد وہ وقت تمام اُس مقام پر  
سینکھنے کا سماں ہوئے جیسا کہ بھی جیپ سیست آرنے سے پہلے ہی پیش  
کی اُفری پیچھے ٹھٹت رہی تھی۔ جیپ نندی میں اٹھی پیچے کوئی تھی توہ  
اب ختم ہستہ اُس سے زیانی ہوش و دفعہ ٹھکتے جا رہے تھے۔  
”لاش کے نکال جائے تو چید بڑا ڈیا۔“  
”بچے تو قیک ہیں ہر کوہ مل کے۔ نندی کا ہباؤ نہیں دیکھتے۔“  
”پھر بھی ہیں کوشش توکیں ہی کوہ مل کے۔“  
”فضل پرے فربودی نے کہا۔“ آؤں اپنی میلیں۔“

محمد کامل نہیں چاہتا تھا مغرب کو کہا تو اسے وابس ہوتا پڑا۔  
صوفیکی وہ سے اب اسے پوچھیں سے محمدی موسوس ہونے میں تھی۔  
اس لیے اس کا پیروی تصور نہیں کیا جائے۔ اس کے لیے اکلیں دھات ٹھرا جاتا  
اور وہ بیک اتنی تکن موسوس کرنے کا تھا جیسے سیکھوں میں سے  
بیہلیں کر کر آ جاؤ۔

